ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور

جب تک طالبات کی مستقل یونیورسٹی قائم نہیں ہو جاتی، ہم انہیں خاص شعبوں میں داخلہ دیں گے

اسلامی یونیورسٹی مدینہ کے وائس چانسلر سے انٹرویو

دینی تعلیم اور عصری تقاضے

ج ۲۳

شمارہ ۴۱

۱۰ اکتوبر - ۱۶ اکتوبر ۸۰ء

قیمت ایک روپیہ پچاس پیسہ

نعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بیانِ خامہ سے باہر ہے وصف و خوئے رسول ﷺ
کہ آبروئے مشیّت ہے آبروئے رسول ﷺ

کلی چٹک کے محمد ﷺ کا نام لیتی ہے
زبانِ لالہ و گُل پہ ہے گفتگوئے رسول ﷺ

قیام ہو کہ سفر ہو، وہ دشت ہو کہ چمن
مری حیات کو رہتی ہے جستجوئے رسول ﷺ

اندھیرے شمعِ رسالت کی تاب لا نہ سکے
ٹھہر سکی نہ شبِ تار روبروئے رسول ﷺ

یہ چاند تارے نہیں ہیں فضا کے دامن میں
فضا میں کروٹیں لیتا ہے رنگ و بوئے رسول ﷺ

جو لفظ نکلا زباں سے حدیث بن کے رہا
کہ انتہائے حقیقت ہے گفتگوئے رسول ﷺ

جب اس جہاں پہ مسلّط تھی تیرگی ہر سمت
ہر ایک شخص کی نظریں جمی تھیں سوئے رسول ﷺ

بجھے گی پیاس کبھی تو مری بھی آنکھوں کی
کبھی تو آئے گا میری طرف سبوئے رسول ﷺ

اٹھا کے دیکھیے تاریخ کربلا کوثرؔ
کسی کے دوست ہوئے ہیں کبھی عدوئے رسول ﷺ

سیّد کوثر عباس کوثرؔ، کبیر والا

غزل

آج قرطاس پہ وہ لفظ بھی [illegible]ئیے
جس کو تاریخ کا عنوان [illegible]ئے

قحطِ گویائی سے ہر شخص پریشا[illegible]
میری آواز کو اتنا نہ دبا[illegible]ے

کہیں ایسا نہ ہو تم خود بھی تماشہ [illegible]
اب ہمیں اور تماشہ بنایا جائے

بستیاں چاند ستاروں میں بسانے والو
اک کبوتر بھی خلاؤں میں اڑایا جائے

اک نئی رسم ستم یہ بھی ہوئی ہے ایجاد
دورِ ایجاد کے انساں کو مٹایا جائے

سرخ آنگن میں ضروری نہیں فن کا اظہار
سبز دھرتی پہ کوئی رقص دکھایا جائے

جب تلک چاندنی آنگن میں اتر کر آئے
اپنی پلکوں پہ ستاروں کو سجایا جائے

اپنے احساس کی مشعل کو جلائے رکھنا
عین ممکن ہے چراغوں کو بجھایا جائے

پھول افسردہ ہیں پھر صحنِ چمن میں آغازؔ
سوچا یہ ہے انہیں کیسے ہنسایا جائے

آغازؔ برنی

ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

جلد نمبر ۲۲ شمارہ نمبر ۴۱
جمعۃ المبارک ۲۹ ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ

سرپرست
مولانا عبیداللہ انور

مدیر
اکرام القادری

مدیر معاون
عمیر الہاشمی

بدلِ اشتراک
سالانہ
۶۵ ــــ روپے
ششماہی
۳۳ ــــ روپے
سہ ماہی ــــ ۱۷ روپے
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

خط و کتابت: ترجمانِ اسلام چوک رنگ محل لاہور

ہوئے تم دوست جس کے ....

ستمبر کا مہینہ عالم اسلام کے لئے پریشانیوں اور مسائل کا حامل تھا۔ عراق ایران کی جنگ اس ماہ کے آخری عشرے میں شروع ہوئی اور ہنوز جاری ہے دونوں مسلمان ملک ایک دوسرے کے خلاف کامیابیاں حاصل کرنے اور نقصان پہنچانے کے دعوے کر رہے ہیں۔ اِدھر دو مسلمان ملک آپس میں دست و گریباں ہیں تو اُدھر غیر مسلم طاقتیں خصوصاً روس، امریکہ، اسرائیل اور بھارت پھولے نہیں سما رہے ہیں، بلکہ ایرانی ارباب اقتدار کی اس اپیل کو بھی بھارت نے درخورِ اعتنا نہیں سمجھا جس میں بھارت سے کہا گیا تھا کہ وہ دونوں ملکوں میں امن کی بات چیت کا راستہ ہموار کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کرے۔ گو کہ ایران، عراق تنازعہ سے بھارت کو تیل کی سپلائی مکمل طور پر بند ہو چکی ہے، مگر پھر بھی اس نے اپنی ضرورت کو روسی ذرائع سے حاصل کرنے کے لئے روس سے رابطہ قائم کر لیا ہے۔ بھارت کو روس سے تیل مل جانے کے بعد ایران عراق جھگڑے میں ثالث کا کردار ادا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ پرانی بنیا ذہنیت اس بات کی منتظر ہے کہ عالم اسلام یونہی لڑتا لڑتا ختم ہو جائے۔ دوسری جانب امریکہ آبنائے ہرمز میں فوجیں اتارنے کے بارے میں منصوبہ بندی کر رہا ہے۔

صدر جنرل محمد ضیاء الحق کے دورۂ ایران و عراق سے فی الحال کوئی نتائج برآمد نہیں ہوئے۔ مانا کہ اس سے دونوں فریقوں کا مؤقف سمجھنے کا موقع ملا، مگر جب تک ہر دو فریق امن کے قیام اور صلح و آشتی کے لئے راضی نہ ہوں تو وقت کے ضیاع کا کیا فائدہ؟

صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کی ایران موجودگی میں جناب خمینی کے ایک نمائندے نے برملا کہا کہ "اگر ضیاء الحق صاحب صلح کرانے یا "ثالث کا کردار ادا کرنے آئے ہیں تو ہم اس حیثیت سے ان کا استقبال نہیں کر سکتے۔ حیرت ہے کہ ایک طرف جناب خمینی کا نمائندہ صدر پاکستان کا بطور ثالث استقبال کرنے کے لئے تیار نہیں اور دوسری طرف ایران بھارت سے بالفاظ دیگر "ثالثی کا کردار" ادا کرنے کی اپیل کر رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایرانی قیادت اس بات کو بھول رہی ہے کہ جسے وہ "دوست" سمجھ رہی ہے وہ ہی مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ ایشیا میں روس اور امریکہ کا مشترکہ "ایجنٹ" ہے۔ بھارت میں مسلمانوں پر کھلم کھلا ظلم و تشدد اور امتیازی سلوک اس بات کی زندہ مثالیں ہیں۔ بھارت

عیدالاضحیٰ!! مسائل و قربانی

خطیب اسلام حضرت مولانا محمد اجمل صاحب
مسجد رحمانیہ قلعہ گوجر سنگھ، لاہور

تکبیرات تشریق

عرفہ کے دن (نویں تاریخ ذی الحجہ) کی فجر کی نماز کے بعد تیرھویں تاریخ کی عصر تک ذوالحجہ یوم ہر اس شخص پر جو فرض نماز پڑھ چکا ہے فوراً تکبیرات کہنا واجب ہے۔ امام مقتدی اور تنہا فرض پڑھنے والا، مقیم ہو خواہ مسافر، مرد ہو خواہ عورت، شہری ہو یا دیہاتی سب پر واجب ہے۔ اگر امام بھول جائے تو مقتدی نہ چھوڑے۔ تکبیرات تشریق یہ ہیں۔

۱۔ "اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد"۔

۲۔ عیدالاضحیٰ کے روز مستحب ہے کہ نمازِ عید سے پہلے کچھ نہ کھائے۔

۳۔ تکبیراتِ تشریق بلند آواز سے کہتا ہوا نمازِ عید ادا کرنے کے لیے جائے۔

نماز کا طریقہ

عید کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ عید کی نماز کی نیت کر کے پھر تکبیر تحریمہ امام کے ساتھ کہہ کر ہاتھ باندھ کر سبحانک اللّٰھم آخر تک پڑھے پھر تین دفعہ تکبیرات اللہ اکبر کہے۔ ان میں ہر تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھائے اور چھوڑ دے۔ تیسری تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ پھر امام آہستہ اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر بلند آواز سے قرأت کرے یعنی فاتحہ اور سورۃ پڑھے۔ پھر جب دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو تو بسم اللہ کہتے ہوئے فاتحہ اور سورۃ پڑھے۔ اس کے بعد تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور ہر تکبیر میں ہاتھ اٹھائے اور چھوڑ دے پھر چوتھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع کرے۔ ہر تکبیر کے بعد تین تسبیح کی مقدار کا وقفہ کرے۔ عید کی نماز سے فارغ ہو کر تکبیرات تشریق کہنا بھی جائز ہے۔ پھر امام خطبہ پڑھے۔ دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھے عیدین کے خطبہ کا سننا بھی نہایت ضروری ہے، چاہیئے کہ لوگ اپنی اپنی صفوں میں خاموشی کے ساتھ بیٹھے رہیں۔

مسائلِ قربانی

جب قربانی کا جانور قبلہ رخ لٹا لیا جائے تو پہلے یہ دعا پڑھے: انی وجہت وجھی للذی فطر السمٰوات والارض حنیفا وما انا من المشرکین٥ ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العالمین٥ لا شریک لہ وبذالک امرت وانا من المسلمین اللّٰھم منک ولک اور پھر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے۔ اس کے بعد قبولیت کی دعا مانگے۔

مسئلہ جس پر صدقہ فطر واجب ہے اس پر عید کے دنوں میں قربانی کرنا بھی واجب ہے ورنہ نہیں، لیکن اگر پھر بھی کرے تو بہت ثواب ہے۔

مسئلہ مسافر پر قربانی واجب نہیں۔ بقر عید کی دسویں تاریخ سے بارہویں تاریخ کی شام تک قربانی کرنے کا وقت ہے لیکن افضل بقر عید کا دن ہے۔

مسئلہ عید کی نماز ہونے سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں، جب لوگ نماز پڑھ چکیں تب کریں۔ البتہ گاؤں میں عید کے دن صبح صادق ہونے کے بعد بھی قربانی صحیح ہے۔

مسئلہ اپنی قربانی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے اگر ذبح کرنا نہ جانتا ہو تو کسی سے ذبح کروالے اور بہتر یہ ہے کہ ذبح کے وقت جانور کے پاس کھڑا رہے۔

مسئلہ قربانی صرف اپنی طرف سے کرنا واجب ہے اولاد کی طرف سے واجب نہیں۔

مسئلہ بکری۔ بکرا۔ بھیڑ۔ دنبہ۔ گائے۔ بیل۔ بھینس۔ بھینسا۔ اونٹ۔ اونٹنی۔ اتنے جانوروں کی قربانی درست ہے اور کسی جانور کی قربانی درست نہیں۔ گائے بھینس اونٹ میں اگر سات آدمی شریک ہو کر قربانی کریں تو بھی درست ہے لیکن کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو۔ صرف گوشت کھانے کی نیت نہ ہو۔ اگر کسی کا حصہ ساتویں حصے سے کم ہوگا تو کسی کی قربانی درست نہیں ہوگی۔

مسئلہ قربانی کا گوشت تقسیم کرتے وقت ساتوں آدمی اپنا حصہ تول تول کر بانٹیں۔ اٹکل اندازے سے نہ بانٹیں ورنہ گناہ ہوگا۔

مسئلہ بکری سال بھر سے کم کی قربانی درست نہیں، جب پورے سال بھر کی ہو تو تب قربانی درست ہے۔ گائے بھینس دو سال سے کم کی قربانی درست نہیں۔ اونٹ پانچ برس سے کم کا درست نہیں۔ دنبہ بھیڑ اگر خوب موٹا تازہ ہو تو سال سے کم کا بھی درست ہے بشرطیکہ سال بھر کے دنبوں میں اگر اس کو چھوڑ دیں تو کچھ فرق معلوم نہ ہو۔

مسئلہ جو جانور اندھا ہو یا کانا ہو یا بہت لنگڑا ہو جو چاروں پاؤں پر چل نہیں سکتا، یا بہت بیمار ہو یا تہائی سے زیادہ کان یا دم کٹ گئی ہو، جس کا پیدائشی سینگ اگر جڑ سے نہیں ٹوٹا، خواہ تھوڑا ہی باقی ہو، تو بھی اس کی قربانی درست نہیں ہے۔

مسئلہ اتنا دبلا جانور کہ اس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو اس کی قربانی درست نہیں۔

مسئلہ جس جانور کے بالکل دانت نہ ہوں اس کی قربانی درست نہیں اگر کچھ دانت گر گئے لیکن زیادہ باقی ہیں تو اس جانور کی قربانی درست ہے۔

مسئلہ جس جانور کے پیدائشی سینگ نہ ہوں اس کی قربانی درست ہے۔ خصی جانور کی قربانی بھی درست ہے۔

مسئلہ قربانی کا گوشت کم از کم تیسرا حصہ خیرات کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ قربانی کی کھال یا تو یوں ہی خیرات کر دے یا فروخت کر کے اس کی قیمت خیرات کرے۔

فائدہ قربانی کی کھال اور اس کی قیمت کا بہترین مصرف دینی مدارس ہیں۔ کھال کو اگر اپنے کام میں لایا جائے تو بھی درست ہے۔

مسئلہ کچھ گوشت یا چربی یا چھیچھڑے یا کھال قصائی کو مزدوری میں نہ دے بلکہ مزدوری اپنے پاس سے الگ دے۔ اس مسئلے سے اکثر لوگ غافل ہیں۔

قربانی کے جانور کی زنجیر، رسی، جھول وغیرہ سب چیزیں خیرات کی جائیں:۔

اللہ والوں کی دنیا

حافظ ارشاد احمد دیوبندی

شاعر اسلام سیدنا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

حسانؓ! اجب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللّٰھم ایدہ بروح القدس

شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوالولید سیدنا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا سب سے بڑا امتیاز یہ ہے کہ آپؓ بارگاہ نبویؐ کے خاص شاعر تھے اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جانب سے کفار کی مدافعت میں ایسے اشعار کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو بے اختیار دعائیں دیتے۔ ایک موقع پر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے حق میں دعا کرتے ہوئے فرمایا:

"یا رب العالمین روح القدس سے ان کی مدد فرما۔"

نیلی ایک بار اس مدافعت سے خوش ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بایں الفاظ دعا فرمائی:

حسان اجب عن رسول اللہ ﷺ اللّٰھم ایدہ بروح القدس

اے حسان میری طرف سے کفار کو جواب دے خداوند قدوس روح القدس کے ذریعہ اس کی مدد فرما اور تائید کر۔

ایک اور مرتبہ ارشاد فرمایا تو مشرکین کی ہجو کر کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تیرے ساتھ ہے۔

مشرکین پر حضرت سیدنا حسان بن ثابتؓ کے اشعار کا جو اثر پڑتا تھا اس کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بایں الفاظ بیان فرمایا ہے:

ان قولہ فیھم اشد من وقع النبل یعنی حسانؓ کے اشعار مشرکین میں تیر و نشتر کا کام کرتے ہیں۔

اس بنا پر بارگاہ رسالت میں حضرت حسانؓ کو بہت ارفع اور اعلیٰ مقام حاصل تھا۔ اسماء الرجال کے کتب میں منقول ہے کہ آپؓ طبعی لحاظ سے کمزور تھے، مگر شواہد اس کی تائید نہیں کرتے۔ آپ کی سیرت کی کتابوں میں ایک ایسا جرأت مند واقعہ درج ہے کہ یہ دیکھ کر آپ کی جرأت کی داد دینی پڑتی ہے، منقول ہے کہ ایک مرتبہ مسجد نبوی میں آپؓ شعر پڑھ رہے تھے تو سیدنا حضرت فاروق اعظم امیر المؤمنین نے سنکر منع فرمایا کہ مسجد میں اشعار نہ پڑھیئے تو حضرت حسانؓ نے جواباً فرمایا کہ میں تم سے بہتر شخص کے سامنے پڑھا کرتا تھا لہذا مجھے کوئی نہیں روک سکتا۔

(بحوالہ بخاری شریف)

حضرت حسانؓ بڑے فضل و کمال کے مالک تھے۔ آپؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث بھی روایت کی ہیں۔ حضرت حسانؓ کی سیرت میں شاعری کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے بلکہ شاعری آپ کی سیرت کا ایک مستقل عنوان ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تو اس وقت عرب میں شعر و سخن اور فصاحت و بلاغت کا دور دورہ تھا۔ عرب لوگ اپنے آپ کو سب سے زیادہ زبان دان جانتے تھے اور غیر عرب کو وہ عجمی کہا کرتے تھے عجمی گونگے کو کہتے ہیں جس طرح حضرت سیدنا حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے دور میں جادو کو فوقیت حاصل تھی یا حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے زمانہ میں طب کو بڑی اہمیت تھی۔ اسی طرح آنحضرت علیہ السلام کے دور مقدس میں ادب اور شعر و سخن کو غلبہ حاصل تھا اور ہر قبیلہ کا ایک مخصوص شاعر ہوا کرتا تھا جو اس قبیلہ کی ترجمانی کرتا۔

ادب کی مختصر تاریخ

مصنف لسان العرب نے مادہ ادب

سے بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"ادب دو ہی چیزوں کا نام ہے ایک تہذیب نفسی اور دوسرے تعلیم شعر و نثر" لیکن صحابہ حضرات کی ابتدا سے اب تک مادہٗ ادب انہی دو معنوں میں استعمال ہوتا چلا آرہا ہے۔ ادب کی ابتدائی تاریخ کے بارے میں کوئی نص صریح ایسی نہیں ہے جو صرف اس کلمے کی تاریخی حیثیت سے بحث کرے یعنی یہ ایک ایسی چیز ہے جو صرف اس کلمے کی تاریخی حیثیت سے بحث کرے یعنی یہ ایک ایسی چیز ہے جس کی مبتدا کا سراغ نہیں ملتا۔ ہاں لسان العرب میں ادب کے لغوی معنے دعوت کے ہیں یعنی وہ کھانا جس کی طرف لوگوں کو بلایا جاتا ہے اس کو "مادبہ" کہتے ہیں اور وہ لٹریچر جس سے ادیب متادب ہوتا ہے اس کو ادب کہتے ہیں، یہ اس لئے کہ وہ لوگوں کو اچھائیوں کی طرف بلاتا ہے اور برائیوں سے روکتا ہے۔ المحیط میں الادب کے معنی لطافت طبع اور خوش اطواری کے ہیں نیز ادب اصطلاحی وہ علم ہے جس کی نگہداشت حدود اور رعایت کرنے سے کلام کی لفظی و کتابی غلطیوں سے بچ سکیں۔ لفظ یا کتابت کے اغلاط سے جو خرابی زبان میں محاورہ کی حیثیت سے واقع ہوتی ہے۔ اس سے حفظ و نگہداشت اس علم کے ذریعے سے کی جاتی ہے یا وہ لوگوں کو مہذب اور شائستہ بناتا ہے اور ناشائستہ باتوں سے روکتا ہے۔ اس لئے اس علم کا نام "ادب" رکھا گیا ہے۔ نیز اپنے مافی الضمیر کو پورے طور پر نہایت دلچسپ اور مؤثر پیرایہ میں دوسرے آدمی کے ذہن نشین کرا دینا علم و ادب کی غایت ہے لیکن خصوصیت کے ساتھ عربی ادب کا فائدہ ہے کہ قرآن و حدیث کو اس کے اعجاز لفظی و معنوی سے کامل طور پر متاثر ہو کر اس کے مضامین کو سمجھنا اور سمجھانا۔ اس لئے ادیب کا فرض منصبی بہت اہم ہے، مگر آجکل کے دور میں بہت کم ہی وہ لوگ جو ادیب بھی ہوں اور اپنے فرض سے آگاہ بھی۔ قلم فروش کو ادیب کہنا جہالت ہے۔

اسلامی ادب

اسلامی ادب کا سب سے پہلا اور کامل نمونہ قرآن کریم ہے۔ اس لئے کہ قرآن کریم نے ایسی فصاحت و بلاغت سے واقعات بیان کئے ہیں کہ عرب کے مشہور و معروف سخن وروں کو قرآن کریم کے آگے سرِ تسلیم خم کرنا پڑا۔ منقول ہے کہ عرب کا ایک شخص ہر کلام کی غلطی نکالا کرتا تھا۔ کسی نے یہ کلام اس کے سامنے پیش کیا:

انا اعطیناك الکوثر ۝
فصل لربك والنحر ۝
ان شانئك هو الابتر ۝

تو اس نے آگے لکھا:

ماھذا قول البشر

اس لئے کہ قرآن کریم کا بالکل جداگانہ اور نرالا اسلوب ہے۔ اگرچہ یہ ایک کتاب ہے مگر اس میں خطابت کا حسن بھی شامل ہے۔ ایک ایک مضمون نئے نئے رنگ سے اس طرح باندھا گیا ہے کہ اکتاہٹ کی بجائے دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔ ترنم کے پیرائے بدلتے اور عبارت کا مزاج بھی بدلتا رہتا ہے۔ اگرچہ قرآن کریم ایک استدلال اور عقلی پیرایہ کا حامل ہے لیکن خشک فلسفہ اور جامد تصورات کی بجائے تلمیحی اشاروں، تمثیلوں اور استعاروں سے کام لیتا ہے۔ پوری کتاب میں ایک جملہ اور ایک لفظ بھی معیار سے گرا ہوا نہیں ہے۔ اس کا ہر لفظ اور ہر محاورہ انقلابات زمانہ کے باوجود آج تک متروک نہیں ہوا۔ اس کا ادب آج بھی عربی کا معیاری ادب اور اس کی فصاحت آج بھی عربی کی اصل فصاحت مانی جاتی ہے۔ اسلامی ادب اسلام کی عظیم الشان تحریک کے زیر اثر تخلیق ہوا۔ اس کا زیادہ تر حصہ عربی زبان میں ہے۔ کچھ فارسی اور کچھ اردو زبان میں اور اب دنیا کی تقریباً اکثر زبانوں میں اسلامی ادب تخلیق ہو رہا ہے۔ (اسلامی انسائیکلوپیڈیا)

اسلام سے پہلے شاعری حسن و عشق نسلی تفاخر، قبائلی تعصب، انتقام اور جاہ و زر طلبی پر مشتمل تھی۔ اسلام نے ان حد بندیوں کو توڑ دیا۔ قرآن کریم نے لہو و لعب اور عیش و تنعم کو یکسر ختم کر دیا اور اس کی جگہ توحید، عدل اور اخوت کا حکم دیا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مقدس میں حسان بن ثابتؓ سب سے بڑے شاعر تھے۔ مگر آپؐ نے حسانؓ کو یوں نہیں فرمایا کہ حسانؓ! تم شعر کہنا ترک کر دو البتہ آپؐ کی ترغیب سے موضوع سخن بدل گیا اور وہ حسانؓ جو قبائلی شاعر تھا اب شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم اعزاز و اکرام سے نوازا گیا۔ حضرت حسانؓ نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں کو دیکھا ہے۔ حضرت حسانؓ شاعری کے لحاظ سے جاہلیت کے بھی بہترین شاعر تھے اور اسلام نے تو آپؓ کو ایسا رنگ دیا کہ خود حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ حسانؓ! اٹھ اور شاعری سے اسلام کی ترجمانی کر جس سے مشرکین کے دل دہل جائیں۔ حضرت حسانؓ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی عرصہ تک زندہ رہے اور خلفاء اسلام کے زمانوں میں بھی بھرپور لسانی جہاد فرمایا۔ جب سیدنا ذوالنورین حضرت عثمان غنیؓ شہید کر دیے گئے تو آپؓ کو اس کا بہت غم اور ملال ہوا جس کا اظہار چند اشعار میں فرمایا ہے، ان میں سے ایک شعر یہ ہے ؎

ضحوا باشمط عنوان السجود به
یقطع اللیل تسبیحا وقرانا

لوگوں نے اس کچھے پکے بالوں والے کی قربانی کر دی جس کی پیشانی میں سجدہ کا نشان تھا اور تمام رات تسبیح و قرآن خوانی میں گزارتا تھا۔

اس شعر میں چہرے کو عنوان السجود کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے جو بالکل ایک جدید استعارہ ہے۔ حضرت حسان بن ثابتؓ کی اسلامی شاعری کا موضوع مدافعت عن الدین یا ہجو کفار تھا۔ حسانؓ نے بہت سے کفار کی ہجو لکھی ہے۔ شعر و شاعری میں کافی مبالغہ اور زیادتی ہوتی ہے مگر حضرت حسانؓ کا کلام فحاشی سے بالکل پاک رہا۔ آپ کی ہجو سب و شتم پر مشتمل نہ تھی بلکہ وہ حرف اور صرف مدافعت تھی اور وہ بھی بطریق احسن و پیرایہ مناسب۔ ایک بار قریش کے چند شعراء نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو لکھی تو حضرت حسانؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں اور قریش کو جواباً ہجو کا جواب ہجو سے دینا چاہتا ہوں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی تو قریش میں سے ہوں تو فرمایا کہ حضرتؐ میں آپ کو اس طرح نکال لوں گا جیسے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی، مگر فرمایا کہ تم سب ناموں میں سیدنا صدیق اکبرؓ سے مدد لینا کہ ان کو قریش کے نسب ناموں میں اچھی واقفیت ہے۔ (صحیح بخاری)

چنانچہ آپ نے اس ہجو کا جواب لکھا تو وہ لوگ چیخ اٹھے اور یہ بھی کہا کہ یہ ہجو لکھواتے میں ابوبکر صدیقؓ کا ہاتھ ضرور رہا ہے۔ حضرت حسانؓ کے اشعار عرصہ تک لوگوں کی زبانوں اور سینوں میں محفوظ رہے، مگر جونہی عربی زبان کا انحطاط ہوا تو یہ ذوق ہی فوت ہو گیا۔ پھر فارسی میں بابا سعدیؒ کے اشعار عرصہ تک زبان زد عوام رہے اور اب فارسی کا ذوق بھی عنقا ہو گیا۔ تو اب ایسے مخنث گانوں نے جنم لیا ہے جنہیں سنتے ہی دماغ پھٹنے لگتا ہے اور دل ماؤف ہو جاتا ہے۔ موجودہ شاعری اب جن کا غلبہ ہے، کہ اشعار اس قدر غلیظ ہیں کہ جن کا نمونہ پیش کرنا بھی ہمارے اختیار سے باہر ہے۔ افسوس یہ ہے کہ عوام چیخ رہے ہیں کہ ایسی فحش ریکارڈنگ کو قانوناً ممنوع قرار دیا جائے مگر سننے والا بھی کوئی نہیں۔ اس طرح انسان کی آبرو کو ذلیل کیا جا رہا ہے جس کی حفاظت کے لئے اپنا مال بھی قربان کر دیا جائے تو وہ بھی صدقہ ہو جاتا ہے۔ حضرت حسانؓ کے دو شعر اس مفہوم سے متعلق درج کر رہا ہوں ؎

اصون عرضی بمالی لا اُدنسہٗ
لا بارک اللہ بعد العرض فی المال
احتال المال ان اودی فاکسبہٗ
ولست للعرض ان اودی بمحتال

"میں اپنی آبرو کو مال کے ذریعہ بچاتا ہوں عیب دار نہیں ہونے دیتا۔ آبرو ریزی کے بعد خدا مال میں برکت نہ دے۔ میں مال کے لئے تدبیریں کرتا ہوں اور اگر برباد ہو جائے تو کما لیتا ہوں اور عزت افزائی کے لئے حیلہ گری نہیں کرتا اگر نہ رہے نہ رہے۔"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حسانؓ پر اتنا اعتماد تھا کہ غزوہ خندق کے موقع پر عورتوں کی نگرانی کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسانؓ ہی کو مقرر کیا تھا۔ چونکہ آپ معمر تھے اس لئے جب دوران نگرانی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی بی بی صفیہ بنت عبدالمطلب نے آپ کو فرمایا کہ یہ یہودی ہم کو دیکھ کر جا رہا ہے۔ خدشہ ہے کہ اس کی مخبری سے یہود اپنی بری عادات کے باعث عورتوں کے اس مقام پر حملہ نہ کر دیں اس لئے اس یہودی کو قتل کر دو، مگر حضرتؓ نے فرمایا میرے اندر ہمت نہیں کہ میں اس کو قتل کر سکوں تو بی بی صفیہؓ نے خود اٹھیں اور اس یہودی کو قتل کر ڈالا۔

ام المؤمنین حضرت بی بی عائشہؓ کو آپ کے اشعار بہت ہی پسند تھے۔ آپ گاہ بگاہ حضرت حسانؓ سے شعر سنا کرتی تھیں جو کہ اسلام کی ترجمانی کرتے تھے۔ کسی نے بی بی صاحبہؓ کو کہا کہ یہ حسانؓ تو "افک" میں شامل تھا یعنی جب بی بی صاحبہؓ پر منافقین نے تہمت لگائی تھی تو چند مسلمان بھی دھوکہ سے شریک ہو گئے تھے۔ حضرت حسانؓ بھی ان میں سے تھے مگر بعد میں تو تائب ہو گئے تھے۔ بی بی صاحبہؓ نے فرمایا کہ اس کی سزا تو آنکھوں کی بصارت کے ضائع ہونے کے باعث وہ بھگت رہا ہے۔

وفات

حضرت حسانؓ کے سلسلہ کی پوری چار پشتیں نہایت ہی معمر گذریں بلکہ پورے عرب میں کسی قبیلہ اور خاندان کی پوری چار پشتیں اتنی معمر اور طویل العمر تلاش کے باوجود بھی نہ مل سکیں گی۔ آپ کے پردادا کی عمر بھی ایک سو بیس برس تھی، ان کے بیٹے کی بھی ایک سو بیس برس اور خود حضرت حسانؓ کی بھی یہی عمر ایک سو بیس سال ہے جو کہ ساٹھ سال زمانۂ جہالت میں گذری اور بقیہ ساٹھ برس زمانۂ اسلام میں۔ بڑی عمر پانے کی وجہ سے حضرت حسان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عرصہ تک زندہ رہے اور حضرت امیر المؤمنین امیر معاویہؓ کے زمانۂ خلافت میں وفات پائی۔ بعض نے سن وفات ۵۴ھ بھی لکھا ہے، لیکن معلوم ایسے ہوتا ہے کہ یہ صحیح نہیں ہے۔ آپؓ ۴۰ھ کے بعد ہی فوت ہوئے۔ آپؓ کی بیوی کا نام "سیرین" تھا جو بی بی ماریہ قبطیہؓ حرم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمشیرہ تھیں۔ ان سے عبدالرحمٰن نامی ایک

باقی صفحہ ۲۷ پر

سید عطاء الرحمن جعفری

بیت المقدس آج پھر کسی صلاح الدین ایوبی کا منتظر ہے

سعودی عرب کے ولیعہد شہزادہ فہد نے بیت المقدس کی آزادی کے لئے جہاد کا اعلان کیا ہے۔ لیبیا کے صدر جناب معمر قذافی نے سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ فہد کی "دعوت جہاد" کی تائید کرتے ہوئے کہا ہے:

"اب وقت آگیا ہے کہ تمام مسلمان متحد ہو کر طاغوتی طاقتوں کے خلاف جہاد کریں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو ہر صبح یہ عہد کرنا چاہیئے کہ وہ دُنیائے اسلام کو صیہونیت اور سامراج کے شکنجے سے نجات دلانے کے لئے جہاد کریں گے، کیونکہ اس کے سوا نجات حاصل کرنے کا کوئی اور ذریعہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ بیت المقدس اور دوسرے مسلم علاقوں کی آزادی کے لئے ہمیں عیش و عشرت کی زندگی کو خیرباد کہنا ہو گا اور اونچے محلات کی تعمیر اور غلاموں اور عورتوں کی خریداری سے دستبردار ہونا پڑے گا۔"

اسی ضمن میں مراکش کے شہر فیض میں حال ہی میں مسلم ممالک کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس بھی ہوئی ہے جس میں شہزادہ فہد کے اعلان جہاد کی تائید کی گئی ہے۔

اسی نوعیت کے اعلانات عرب اور مسلم ممالک کے رہنماؤں کی جانب سے عموماً ہوتے رہتے ہیں۔ اور یہ گویا ان کا معمول بن کر رہ گئے ہیں، لیکن ان اعلانات سے نہ فضا میں ارتعاش پیدا ہوتا ہے نہ مسلمانوں میں کوئی جنبش و حرکت پیدا ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ ہے کہ اسرائیل طاغوتی طاقتوں کے سہارے بڑے اطمینان سے نہ صرف عرب علاقوں پر قابض ہے، بلکہ اس نے اسلامی رہنماؤں کی 'بزرگوں' کے علی الرغم بیت المقدس کو دارالحکومت بنانے کی دیرینہ آرزو کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے عملی اقدامات بھی شروع کر دیے ہیں۔ اسرائیل اور اس کے آقا و مربی جانتے ہیں کہ مسلمانوں کا خون سفید ہو چکا ہے۔ ان میں مغربی تہذیب کے سرطان نے اسلامی حمیت و غیرت باقی نہیں رہنے دی ہے۔ اس لئے ان کے یہ اعلانات بر قرار دادیں یہ احتجاج اور یہ بے چینی و اضطراب نیم بسمل کے اضطراب سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے وہ یہود کے خلاف اعلان جہاد کرتے ہیں لیکن ان کی زندگی کا ایک ایک نقش نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے یہود و نصاریٰ کی ملعون تہذیب کے ہمرنگ ہے۔ یہود و نصاریٰ یہ بھی جانتے ہیں کہ ہم نے بڑی محنت اور بڑی جانفشانی سے مسلمانوں کو دین اسلام سے برگشتہ کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اسلام کے رشتۂ اخوت کو کاٹ کر ہم نے ان کو قومیت و عصبیت کی زنجیروں میں جکڑا ہے۔ اسلامی ممالک اور مسلم راہنماؤں کے درمیان افتراق و اختلاف کے کانٹے بوئے ہیں۔

مختلف مذہبی و دینی اور سیاسی اور سماجی تحریکوں کو فروغ دے کر مسلمانوں کو ایک دوسرے کے خون کا پیاسا بنایا ہے۔ بڑی بڑی رقوں کی 'مدد' دے کر ان کو عیش و عشرت کا عادی بنایا ہے۔ یہود و نصاریٰ جانتے ہیں کہ جس کو "قوم مسلم" کے نام سے پکارا جاتا ہے آج محض ایک مصنوعی خول ہے جس کے اندر کوئی دم خم نہیں۔ ان کی معاشرت غیر اسلامی ہے۔ ان کا طرز حکومت و سیاست اسلام کے برعکس ہے ان کی معیشت اسلام کی ضد ہے۔ ان کے افکار و خیالات اسلام کے لئے ننگ و عار ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ چھین لیا ہے۔

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

سلطان صلاح الدین ایوبیؒ نے جب بیت المقدس فتح کیا تو ان کی کیفیت یہ تھی کہ جہاد کی محبت اور جہاد کا عشق ان کے رگ و ریشہ میں سما گیا تھا۔ ان کے قلب و دماغ پر چھا گیا تھا اور اسی کا وہ ساز و سامان کرتے رہتے تھے۔ اسی جہاد فی سبیل اللہ کی خاطر انہوں نے اپنی اولاد اور اہل خاندان، وطن و مسکن اور ملک کو خیر باد کہا اور سب کی مفارقت گوارہ کی اور ایک خیمہ کی زندگی پر قناعت کی۔ میدانِ جنگ میں سلطان کی کیفیت ایک ایسی غمزدہ ماں کی سی ہوتی تھی جس نے اپنے اکلوتے بچے کا داغ اٹھایا ہو۔ ساری فوج میں گشت کرتے اور پکارتے پھرتے یا اللہ اسلام کی مدد کر۔ سلطان صلاح الدین ایوبی کا لشکر رات کو مصلّوں کی پشت پر اور صبح کو گھوڑوں کی پشت ہوتا تھا۔

بیت المقدس انشاء اللہ فتح ہوگا اور ضرور ہوگا مگر قراردادوں اور نعروں سے نہیں بلکہ اس کے لئے ایسے کفن بردوش غازیوں کی ضرورت ہے جو شہادت فی سبیل اللہ کے جذبہ سے سرشار ہوں۔ کوئی مصلحت ان کے آڑے نہ آئے بلکہ وہ آگے بڑھ کر تمام طاغوتی زنجیروں کو کاٹ دیں اور صیہونیت کے ناپاک قدموں سے بیت المقدس کو پاک کرنے کا عہد کر اٹھیں۔ علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے ؎

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوقِ عمل پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

طبی اقوال

۱۔ سورج کی طرف دیکھنے سے بینائی کمزور ہو جاتی ہے۔

۲۔ جسمانی محنت کی زیادتی کے فوراً بعد پانی پینا نقصان دہ ہوتا ہے۔

۳۔ اعتدالِ صحت کے لئے ہوا۔ پانی۔ اچھی غذا۔ روشنی اور ورزش نہایت ضروری ہے۔

۴۔ پینے کا پانی ہمیشہ تازہ رکھنا چاہیئے۔ پانی کے برتن صاف ہونے چاہئیں۔ اور موسمی امراض کے زمانے میں پانی کو صاف برتن میں جوش دیکر ٹھنڈا کر کے استعمال کرنا چاہیئے۔

۵۔ غذا کھانے کے بعد کلی کرنا ضروری ہے دانتوں کے صاف نہ ہونے کی وجہ سے بہت سی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

علم دانشوروں کی نظر میں

• علم حاصل کرو خواہ اس کے لئے تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے۔
(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم)

• علم کا حصول ہر مومن مرد اور عورت پر فرض ہے۔

• ایک گھنٹہ علمی غور و فکر ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

• جو اپنے گھر سے حصول علم کے لئے نکلتا ہے وہ اللہ کی راہ میں قدم رکھتا ہے۔
(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم)

• علم ایک ایسا پھول ہے جتنا زیادہ کھلتا ہے اتنی زیادہ خوشبو دیتا ہے۔
(حضرت عثمان)

• وہ علم دل میں گھر نہیں کرتا جو نفع حاصل کرنے کے لئے سیکھا جائے۔
(حضرت امام ابو حنیفہؒ)

• ظلم کدہ میں علم ایک ایسا روشن ستارہ ہے جس کی ضیا پاشیوں سے دنیا منور ہو رہی ہے۔
(ابن خلدون)

• علم ایک ایسا پودا ہے جسے دماغ کی سرزمین پر بونے سے عقل کے پھول کھلتے ہیں۔
(اسمٰعیل میرٹھی)

اقوالِ شیریں

از سید عطاء الرحمٰن جعفری

۱۔ رات سونے سے پہلے اپنے دن بھر کے اعمال کا محاسبہ کیجئے۔

۲۔ مخلوق خدا کی خدمت کرنے کے بعد اپنے رب کا شکر ادا کیجئے کہ رب العزت

عمدہ اور لذیذ
کھانوں کے لئے
آزاد ہوٹل
نزد ریلوے اسٹیشن
میانوالی شہر

ضروری اعلان

حافظ محمد نعیم ولد حافظ عبد السلام خان قوم راجپوت، عمر ۱۹۔۲۰ سال کئی ماہ ہوئے گھر سے ناراض ہو کر چلے گئے ہیں۔ اہل خانہ سخت پریشان ہیں۔ اگر وہ اس اعلان کو خود پڑھیں تو فوری گھر آ جائیں اور اگر کسی ناظم مدرسہ یا کسی دوست کو ان کے متعلق علم ہو تو وہ براہ کرم درج ذیل پتہ پر مطلع کر کے مشکور فرمائیں۔

حافظ عبد السلام خان
معرفت مدرسہ عربیہ اسلامیہ، اے بلاک بوریوالہ ضلع وہاڑی فون ۴۰۴

المرسل، عبدالرحمن جامی النقشبندی

دین اسلام کے اصول ثلاثہ کا فلسفہ

محترم دوستو، بزرگو! انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کا نچوڑ تین چیزیں ہیں:

۱۔ توحید،
۲۔ رسالت اور
۳۔ قیامت

توحید کا فلسفہ

یہ ہے کہ انسان ایک ہی ذات کو تمام بست وکشاد۔ داد و دہش اور خوف ورجا کا واحد مرکز یقین کرتے ہوئے فرائض منصبی کی انجام دہی میں ہمہ تن معروف ہو جائے۔ توحید۔ جرأت۔ شجاعت، ولولۂ عمل کے تعین کے لئے ہے اور شرک دوں ہمتی اور بزدلی کا دوسرا نام ہے۔ توحید کامیابی اور کامرانی کا موجب ہے اور شرک تباہی و بربادی کا باعث۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا:

ومن یشرک باللّٰہ فکانما خر من السماء فتخطفہ الطیر او تہوی بہ الریح فی مکان سحیق۔

اور جس نے شریک بنالیا اللہ کے سوا اس کی مثال ایسی ہے جیسے وہ آسمان سے گر پڑا پھر اچک لیا اس کو پرندوں نے یا جا ڈالا اس کو ہوا نے کسی دور جگہ میں۔

یہ شرک کی مثال بیان فرمائی۔ خلاصہ یہ ہے کہ توحید کا مقام نہایت اعلیٰ اور بلند ہے اس کو چھوڑ کر جب آدمی کسی مخلوق کے سامنے جھکتا ہے تو خود اپنے کو ذلیل کرتا ہے اور آسمان توحید کی بلندی سے پستی کی طرف گرتا ہے۔

رسالت

پر ایمان لانے سے یہ مدعا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو نمونہ بنایا جائے جیسے خود قرآن نے فرمایا:

لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ

اللہ کے رسولؐ کی زندگی تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔

انسان عام طور پر قانون کی گرفت سے آزاد رہنے کا خواہشمند ہے۔ ہو سکتا تھا کہ اگر صرف کتاب منزل اس کے سامنے رکھی جاتی تو وہ کہہ اٹھتا کہ اس کے احکام طاقت انسانی سے باہر ہیں۔ اس لئے مجھے اس کی تعمیل میں معذور سمجھا جائے۔ اس خیال کو باطل سمجھنے کے لئے کتب مقدسہ کے ساتھ ان کے شارحین انبیاء علیہم السلام بھی تشریف لائے تاکہ ان احکام کو خود کر کے دکھائیں اور مخلص متبعین سے بھی ان کی تعمیل کرائیں تاکہ تمام جن و انسان پر حجت قائم ہو جائے۔ سورۃ البقرہ میں چند تمہیدی اور ضروری مبادی کا ذکر کرنے کے بعد فاذکرونی اذکرکم سے آخر سورۃ تک۔ تہذیب الاخلاق۔ تدبیر المنزل۔ سیاست مدینہ۔ خلافت کبریٰ کے ضروری اصول اور اساسی امور کا تذکرہ ہے۔ چونکہ ممکن تھا کہ ان احکام کو دیکھ کر کوئی سادہ لوح پکار اٹھتا کہ یہ دستور العمل طاقت انسانی سے بڑھ کر ہے اس لئے اختتام سورۃ پر فرمایا:

امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون

الیٰ آخر سورت یعنی اس کامل اور مکمل دستور العمل پر رسولؐ خدا اور اس کے مقدس صحابہؓ نے عمل پیرا ہو کر دنیا جہان کو بتلا دیا کہ خدائی احکام تکلیف مالا یطاق سے مبرا اور فطرت صحیحہ کے مطابق ہوتے ہیں۔

یوم جزا کی تصدیق

سے یہ مقصد ہے کہ انسانی مستقبل کی ترقی اور اصلاح اعمال اور صرف اعمال سے وابستہ ہے۔ انسان اگر چاہتا ہے کہ وہ شاندار مستقبل کی تعمیر میں کامیاب ہو تو اس کی یہی صورت ہے کہ پیہم عمل سے اس راہ کو طے کرے اور ہر منزل کو ابتدا سفر تصور کرتا ہوا بڑھتا

(باقی صفحہ ۲۷ پر)

ے کر ہند و ایران چین تک بے شمار حکماء و فلسفی سائنسدان اسے سنبھالے ہوئے تھے جس کی تفصیل کا یہ مقام نہیں، تاہم یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس علم کے حامل مسلمان سائنسدان اور کافر کیمیادان میں یہ فرق ہے کہ مومن کے لئے اس راہ کا ہر قدم اللہ تعالیٰ کی قدرت، کمال صنعت کاری و حکمت کرشمہ سازی کی راہیں کھولتا ہے اور بے اختیار پکار اٹھتا ہے ؎

اے مصور تیرے ہاتھوں کی بلائیں لے لوں
کیا تصویر بنائی ہے میرے بہلانے کے لئے

بقول حافظ ؎

ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم
اے بے خبر ز لذت شرب مدام ما

اور کافر ان میں الجھ کر رہ جاتا ہے، مسلمان ان اشیاء سے استفادہ کے علم کو اپنی ازدیاد بصیرت و ایمان کا ذریعہ بناتے ہوئے اس میں کلیتاً منہمک نہیں ہوتا، بلکہ اسے خدمت خلق کا ایک ذریعہ گردانتا ہے اور ان میں اٹک کر اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں ہوتا۔

بات پھیلتی جاتی ہے۔ مدعائے سخن یہ ہے کہ اسلام اشیائے سازی کے علوم کا مخالف نہیں لیکن اسے مقصود زندگی نہیں گردانتا۔ اپنی نگاہ ہر آن ان علوم پر مرکوز رکھتا ہے جو انسان کے بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ سے بھیجے اور جس کے سب سے بڑے حامل و عامل عالم و داعی ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ یہ علوم ہمارے پاس آج قرآن و حدیث فقہ و تفسیر، کلام و تصوف کی صورت میں سفینوں اور سینوں میں موجود ہیں۔ دینی علوم سینۂ نبوت کا سرمایہ اور نور ہیں جن کا سب سے بڑا مقصد اللہ تعالیٰ کی معرفت اور پہچان، تقویٰ و عبادت اخلاق و پارسائی کا حصول صفائی معاملات اور معاشرت کی درستگی ہے۔ یہ علوم انسان پر ایک طرف خدا رسی کی راہیں کھولتے ہیں اور دوسری طرف انسانی زندگی کو ان اصولوں پر ڈال دیتے ہیں جن پر چل کر انسان دوسرے انسان کے حقوق کا محافظ اس کی ناموس کا پاسبان اور اس کی جان و مال کا رکھوالا بن جاتا ہے اور حقوق کی ادائیگی اور فرض کی پابندی کا ایسے معاشرے کو وجود بخشتی ہے جو احترام آدمیت، اکرام انسانیت باہمی رفق و محبت، اخوت و مساوات غم گساری و مواسات کا گہوارہ ہوتا ہے جہاں انسان ایک دوسرے کو کھانے والا اور حقوق کا پامال کرنے والا نہیں ہوتا۔

یہ تعلیم انسان و معاشرہ کی ضرورت ہی نہیں بلکہ معاشرہ اپنی اصلاح و بقا کے لئے اس تعلیم کا محتاج ہے۔ آج دنیا میں بے راہروی، اخلاقی انارکی، سیاسی کجی، معاشی ناہمواری اور معاشرتی خرابی پھیلی ہوئی ہے۔ سب اس تعلیم کے فقدان کا نتیجہ ہے۔ مجھے کہنے دیجئے کہ دنیا آج اس تعلیم کی جتنی محتاج ہے شاید اس سے پہلے کبھی بھی نہ تھی۔ اگر ہم نے دنیا کو بچانا ہے اور انسان کو انسانیت کے مقام پر لانا ہے تو ہم ببانگ دہل یہ کہتے ہیں کہ یہی تعلیم انسانیت کی بقا و حفاظت ترقی و کمال کا واحد ذریعہ ہے۔ آئیے دنیا کو بتائیں کہ انسانیت کی تعمیر صرف اس تعلیم میں ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کو دے کر گئے ہیں۔

اس تعلیم کے امین و حامل اور قلعے ہمارے یہ دینی مدارس، درسگاہیں اور دارالعلوم ہیں جن کے ایک گوہر شب چراغ اور گل سرسبد دارالعلوم کا اجلاس صد سالہ منانے کے لئے ہم اکٹھے ہوئے ہیں۔ آج ہمیں شکر و مباہات، احسانمندی و فخر کے ملے جلے جذبات کے ساتھ یہ سوچنا ہے کہ ہم نے کتنی منزل طے کی ہے اور ہمیں آگے کیا کرنا ہے۔

دینی تعلیم کا اصل مقصد تو علم نبوت کی ترویج و اشاعت اور تعلیم و تعلم ہے تاکہ یہ امت بحیثیت خیر امت کے حسب منشائے الٰہی اپنی زندگی انفرادی اور اجتماعی اعتبار سے گذار سکے اور اسی علم سے علماً و عملاً آراستہ ہو کر عالم میں نقش حق کو قائم اور دین کی دعوت کو عام کر سکے۔ ظاہر ہے کہ اس کے لئے دینی تعلیم کا وہ حصہ ضروری اور کافی ہے جو منقولات قرآن و حدیث، فقہ و تفسیر، عقائد و کلام، تصوف اور اسرار دین کے علوم میں منحصر ہے۔ ہمارے مدارس بحمد اللہ تعالیٰ کافی حد تک ان علوم کی تعلیم دینے میں مصروف ہیں اور ان کا اصل سرمایہ اور میدان بھی یہی ہے۔ بحمد اللہ تعالیٰ اسی مروجہ نصاب تعلیم سے علم و عمل کی وہ نادرہ دہر شخصیتیں بفضلہ تعالیٰ پیدا ہوئیں جو اپنے اپنے دائرہ میں خود محیط علم اور سر آمد روزگار تھیں۔ ملت کے دینی و علمی سیاسی و معاشی، انفرادی و اجتماعی غرض جملہ تقاضوں میں قندیل رہبانی اور روشنی کا مینار بن کر امت کی رہنمائی کرتی رہی ہیں اور آج امت محمدیہ میں حیات ملی کا جو خون دوڑ رہا ہے یا علم و عمل کی جسقدر توانائی پائی جاتی ہے اور دین کا جسقدر حصہ باقی ہے انہی بوریہ نشین بادۂ توحید کے سرشاروں اور علوم نبویہ کے غمگساروں کی برکت ہے۔ جزاکم اللہ عنا و عن سائر الامت احسن الجزاء و کثر امثالہم۔

آج جدید زمانہ اور دنیا دور بے شمار تقاضوں اور ضرورتوں کے ساتھ سایہ فگن ہے تہذیب حاضر اپنی جملہ فتنہ سامانیوں، دلکش اداؤں، دلفریبیوں اور ذہنی و علمی ہوشربائیوں کے ساتھ ملت کے ایک کثیر طبقہ کو دین کے بارے میں شک و ارتیاب، بے دینی و الحاد کی راہ پر ڈالنے پر کمربستہ ہے۔ کہیں سیاست و معاشیات، کہیں فلسفہ و استشراق،

کہیں سائنس و ٹیکنالوجی، کہیں تہذیب و تمدن اپنے اپنے رخ سے دین و مذہب کی چولیں ہلانے پر تلا ہوا ہے۔ آج حقیقتاً دنیا میں صرف ایک ہی دین ہے جس کے بارے میں ارشاد ربانی ہے۔

ان الدین عند اللّٰہ الاسلام

جو زندگی کے جملہ گوشوں اور معاشرت کے جملہ پہلوؤں اور حیات انسان کے کل و جزو پر حاوی ہے۔ اس لئے عالم انسانیت میں جو فتنہ ابھرتا ہے اس کی اصلی زد صرف اسلام پر پڑتی ہے۔ دنیا میں کوئی فکری یا علمی بھونچال آتا ہے اس کا مدعا اسی دین قیم کی جڑوں کو متزلزل کرنا ہوتا ہے سیاسی یا معاشی نظریات کی جو آندھی چلتی ہے وہ العیاذ باللہ اسلام کے چہرہ کو غبار آلود کرنا چاہتی ہے۔ الحاد و دہریت کا جو سیلاب اٹھتا ہے اس کی سرکش موجیں اسلام کے ساحل پر چھا جانا چاہتی ہیں۔ کفر کا ہر ریلہ فرزندانِ توحید کو نگل لینا چاہتا ہے اور بے دینی کی ہر صدا غلغلہ حق کو دبا دینا چاہتی ہے۔ غرض خاتم النبیین رسول الثقلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا لافانی دین اسلام ہر طرف سے ہر اعتبار سے ہر رخ سے کفر و طغیان بے دینی و الحاد کے نرغے میں ہے۔ اس قدر شدید ذہنی و فکری، معاشی و سیاسی، تہذیبی و تمدنی، معاشرتی و تعلیمی یلغار اور ضرورت پڑنے پر استعماری عسکری حملے شاید تاریخ کے کسی دور میں نہیں ہوئے اور یہ ہمہ گیر و ہمہ رس عالمی محمدی چیلنج جس سے آج اسلام دوچار ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مسند علم و ارشاد کے جانشینوں، انبیاء کرام علیہم السلام کے وارثوں سے پھر اسی قوت ایمانیہ، غیر متزلزل یقین و اعتماد علی اللہ، نور بصیرت، فراست مومن، حکمت و دانائی، تفقہ و تدبر، پختگی کردار، حقانیت دین پر لازوال ایقان، اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر اٹمنٹ بھروسہ، ژرف نگاہی، دقت شناسی، دقت رسی، قرآن فہمی، حدیث دانی، فقیہہ النفسی، احاطت علمی، نور باطن صفائی قلب، عقل و رسا اور جولانی طبع کا تقاضا کرتا ہے جو دشمن کے ہر داؤ گھات کو پوری طرح سمجھ کر اور ان کی ہر چال کو جان کر ہر میدان میں ان کے ہر حملہ کا نہ صرف تابڑ توڑ جواب دے بلکہ دین کے ایک فہیم و حکیم داعی کی حیثیت سے اسلام کی حقانیت فوقیت اور ابدی و ناگزیر حقیقت ہونے کا سکہ ان کے دلوں پر بٹھا کر انہیں اسلام کا نہ صرف قائل و مائل اور گھائل کرے بلکہ اس کا حلقہ بگوش بنا دے۔

یہ کام جس قدر ہمت و عزیمت جرأت و صبر آزمائی اور علم کے گیرائی و گہرائی کا طالب ہے وہ ظاہر ہے۔ ہمارے اسلاف کی تاریخ گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں اپنے اس لافانی دین کی حفاظت کے لئے رجال کار پیدا کئے جن کے ذریعے حکمت و فضل ربانی نے تاریخ کا رخ پھیر دیا۔ جس امت میں ابوحنیفہؒ۔ امام مالکؒ امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ، سرخسیؒ ابوجعفر طحاویؒ، ابوبکر رازیؒ۔ ابن عبدالبر اندلسیؒ، ابوالولید الباجیؒ، تقی الدین ابن دقیق العیدؒ، ابن ہمامؒ وغیرہ جیسے صدہا فقیہہ گذرے ہوں جس میں امام بخاریؒ امام مسلمؒ، ترمذیؒ، ابوداؤدؒ، نسائیؒ بیہقیؒ، حاکمؒ و بیہقی، حاکم و جوزیؒ۔ ابن خوزکؒ و قسطلانیؒ، ابن حجرؒ و عراقیؒ، عینیؒ و ذہبیؒ جیسے محدث موجود رہے ہوں جس میں امام اشعریؒ۔ امام غزالیؒ۔ امام قیشریؒ۔ ابن تیمیہؒ۔ ابن قیمؒ جیسے صدہا افراد پیدا ہوئے ہوں، جس کی تاریخ طارقؒ ابن قتیبہؒ، سلیمان اعظمؒ و صلاح الدینؒ جیسے جانبازوں سے پُر ہو، جس میں جنیدؒ و شبلیؒ، بسطامیؒ و جیلانیؒ، شیخ اکبر و نقشبند رحمہم اللہ جیسے نفوس قدسیہ برکت کا سبب بنے ہوں وہ امت پست ہمت و مایوس کیونکر ہو سکتی ہے۔

دور کیوں جائیے ہمارے اسلاف میں اس خطہ زمین میں کیا نصرت الٰہی نے پچھلے دور میں مجدد سرہندیؒ سے لے کر شاہ ولی اللہؒ اور شاہ سید احمد شہیدؒ امام اسمٰعیل شہیدؒ پھر ان کے ہم آفتاب خانوادوں سے لے کر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ، حضرت تھانویؒ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ، حضرت مولانا عزیز الرحمٰنؒ، حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، حضرت مفتی محمد شفیعؒ اور مولانا محمد یوسف بنوریؒ جیسے بیسیوں نابغۂ عصر کو وجود بخشا، جن میں ہر ایک ذات اسلام کی حقانیت کی نشانی، دین کا ستون علم کا بحر بے پیدا کنار تھا۔ آج بھی یہ حضرات ہم سے پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ عصری تقاضے گو ایک گونہ اہم ہوں لیکن ان کی مثال دھوپ چھاؤں کی ہے۔ اس لئے دین سپر انداز نہیں ہوتا۔ الحق یعلو ولا یعلیٰ

حقیقت ابدی ہے مقام شبیری
بدلتے رہتے ہیں انداز کوفی و شامی

اس لئے نئے تقاضوں کو سمجھئے۔ چاہئے ان کی تہ تک پہنچئے، لیکن سلف کی راہ سے سرمو انحراف نہ ہو۔ احقاق حق، ابطال باطل شیوہ ہو۔ مداہنت اور باطل سے صلح جوئی مردان حق کا شیوہ نہیں۔ حکمت و نرمی ابلاغ حق میں مقصود ہے لیکن وہ پرکاری تلبیس جس سے حق داغ دار ہو جواں مردوں کا کام نہیں۔

ہے کار جہاں مرداں حق گوئی و بیباکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

عارف الہ آبادی نے خوب کہا ہے

ہر چند فلسفہ کی چناں اور چنیں رہی
لیکن خدا کی بات جہاں تھی وہیں رہی

آخر میں عصری علوم کی اپنے قدیم نصاب،

مولانا محمد اشرف خان صاحب
اسلامیہ کالج پشاور یونیورسٹی

دینی تعلیم اور عصری تقاضے

اسلام میں دینی تعلیم کی جو اہمیت جامعیت، عمق و وسعت، ہمہ گیری و آفاقیت ہے وہ اہل نظر سے اوجھل نہیں۔ دینی تعلیم اصولاً ورثہ انبیائی ہے جو کلیۃ علم الٰہی پر مبنی ہے اور جس کا ہیولا و پیکر تعلیمات الٰہیہ سے مشتق ہے۔ علم اللہ تعالیٰ کی صفت ہے جس کے سوتے انسانوں پر انبیائے کرام علیہ السلام کے قلوب مطہرہ سے پھوٹے اور جاری ہوئے۔ اگر اس کی ابتدا آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہوئی تو نہایت اعلم الناس نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر ہوئی ؎

وہ دانائے سبل مولائے کل ختم رسل
جس نے غبار راہ کو بخشا فروغ وادیٔ سینا

بقول شبستری ؎

امی و گویا بزبان فصیح
از الف آدم تا میم مسیح

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیفہ آسمانی اور آپ کے ارشادات نورانی انسانیت کے پاس علم و عرفان و ہدایت و نور خدا رسی اور انسان سازی کا سب سے وسیع اور بڑا سرمایہ ہے جس کے بغیر نہ تو انسانیت بن سکتی ہے، نہ باقی رہ سکتی ہے، جس میں کوئی کمی نہیں اور وہ انسانیت کے معاش و معاد کے جملہ مصالح و مفادات کا حامل و کفیل ہے جیسا کہ آیت "الحمد للہ الذی انزل علیٰ عبدہ الکتاب ولم یجعل لہ عوجاً قیماً" کا مفاد ہے اور قیما کا لفظ اپنی بلاغت میں ان جملہ حقائق کو اپنے میں سموئے ہوئے ہے۔

اسلام کی نگاہ میں چونکہ انسان کی زندگی موت پر ختم نہیں ہوتی اس لئے "الدنیا" کو "الآخرۃ" کا اس طرح پیش خیمہ بنا دیا گیا کہ یہاں کا ہر عمل اپنے آثار و نتائج کے لحاظ سے وہاں مرتب ہوتا ہے گویا دونوں زندگیاں ایک ہی حقیقت کے دو پہلو اور ایک ہی تصویر کے دو رخ ہیں۔ اس بنا پر اسلامی تعلیم اپنے اندر دین و دنیا کے مصالح کو لئے ہوئے ہے۔ وہ حیات کو ایک اکائی سمجھتی ہے اور پہلی (الاولیٰ) زندگی کو پچھلی (الآخرۃ) کی کھیتی قرار دیتی ہے۔ اس لئے اسلامی تعلیم کی جامعیت میں دین و دنیا دونوں آ جاتے ہیں۔ وہ علوم جو انسان سازی پر مبنی ہیں ہم انہیں علوم دینی یا علوم معاد کہتے ہیں جو مثلاً انبیاء علیہم السلام کی وراثت اور ان کے فرائض منصبیہ سے متعلق ہے اور آج دینی تعلیم سے مراد انہی علوم سے لی جاتی ہے۔ دوسرے علوم جو انسان کی اس عالم میں ضروریات زندگی، راحت و آسائش سے متعلق ہیں جس کے بغیر اس دنیا کی زندگی بسر نہیں ہو سکتی ہم انہیں اشیاء سازی یا استفادہ کائنات یا دنیاوی علوم یا علوم معاش کہہ سکتے ہیں۔ پیدائش آدمؑ کے وقت ان دونوں علوم کا تذکرہ قرآن کریم نے سورہ بقرہ، الاعراف اور سورہ طٰہٰ میں کیا ہے علّم آدم الاسماء کلّھا میں اس بات کا اظہار ہے کہ فطرت بنی آدم میں اشیاء کے خواص و صفات کا علم سمو دیا گیا یعنی جس دنیا میں آدم علیہ السلام کو اترنا تھا اور وہاں کی زندگی گزارنے کے لیے جن چیزوں کی ضرورت بتقاضے جسمانی یا راحت انسانی کے لئے تھی ان کا علم انسان کے اندر ودیعت کر دیا گیا اور اس سے استفادہ کے لیے حواس و عقل و تجربہ کے آلات عطا کئے گئے اور اس میں کافر و مومن کی تمیز نہیں کی گئی جو بنی آدم بھی حواس سے حاصل کردہ معلومات اور اپنے اور انسانی تجارب کی روشنی میں عقل و فہم سے کوشش کرے گا کائنات سے استفادہ کی راہیں اس پر کھلتی جائیں گی۔ سائنس و ٹیکنالوجی اور دیگر دنیاوی علوم اسی قبیل سے تعلق رکھتے

ہیں جس میں محنت و اشتغال سے آج انسان ستاروں پر کمندیں ڈالنے لگا ہے اور چاند و سورج تک رسائی پا رہا ہے لیکن استفادۂ کائنات کا علم اس عارضی دنیا کی چند روزہ زندگی کی ضروریات یا آسائش و راحت رسانی کے لئے ہے جس سے مقصود انسان کا اس عالم میں رہتے ہوئے اپنی جسمانی ضروریات بدرجہ کفایت پورا کرنا ہے۔ ان کا انہماک و اشتغال کلی مقصود نہ تھا۔ اس کی مثال اس پانی کی ہے جس پر زندگی تری اس کے لئے ہو جائے تو تری ہلاکت ہے۔ عارف رومی نے کہا ہے ؎

آب زیر کشتی پشتی است
آب اندر کشتی ہلاک کشتی است

یہی وجہ ہے کہ عصر حاضر کے انسان کے بارے میں کہا گیا ہے ؎

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا
اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا
اور جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا
اپنی ظلمت شب کو سحر کر نہ سکا

اسی ظلمت شب کے سحر کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے انبیاء علیہم السلام والتحیۃ علوم بھیجا جس کے بارے میں ارشاد ہے

قد جاءکم من اللہ
کتاب و نور

اور اسی کے بارے میں قصہ آدم علیہ السلام میں وضاحت سے ارشاد فرمایا تھا:

فاما یاتینکم منی ھدی فمن
تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا
ھم یحزنون ۔ (البقرہ ۳۸)

اور سورۂ اعراف میں "ہدی" کے لفظ اسی "ہدی" کے حاملین رسل کے تذکرہ سے مبدل فرماکر ارشاد فرمایا

اما یاتینکم رسل منکم
یقصون علیکم ایتی فمن
اتقی واصلح فلا خوف علیھم
ولا ھم یحزنون ۔

(اعراف ۴ آیت ۳۸)

اور سورۂ طٰہ میں ارشاد فرمایا:

فاما یاتینکم منی ھدی
فمن اتبع ھدی فلا
یضل ولا یشقی (طٰہ ۷، آیت ۱۲۳)

غرض رسل کی لائی ہوئی ہدایت (ہدی) وہ نور ہے جس سے انسان کی زندگی روشنی پاکر ظلم و جہل عدوان و سرکشی، فسق و فجور عصیان و گناہ، حیوانی خواہشات و نفسانی تاریکیوں و بدکاریوں سے نجات پاسکتی ہے۔ قلوب کے اندر خدا شناسی حب الٰہی خشیت ربانی، تقوٰی و پارسائی کے چراغ اسی سے روشن ہوتے ہیں اور نفس امارہ کی بدکیشی برائی گناہ و معصیت کی ظلمت اسی کی برکت سے نکلتی ہے اور نفس انابت و طمانیت کے اس مقام پر پہنچتا ہے جہاں یاایتھا النفس المطمئنۃ کی سرمدی آواز سامعہ نواز ہوتی ہے۔

یہی وہ نور نبوت ہے جس سے حق و باطل کا امتیاز، جائز و ناجائز کی تمیز حرام و حلال اور اچھے برے کا فرق معلوم ہوتا ہے۔ یہی وہ چراغ طور ہے جس سے انسان علم الٰہی کی روشنی پاکر اپنے کو حدود و قیود کا پابند کر لیتا ہے جو انسان کی جان و مال و آبرو کی حفاظت کا واحد دستور ہے حقوق العباد کی ادائیگی بغیر اس دستور کے ممکن نہیں۔ غرض انسان سازی اور تعمیر انسانیت، معرفت و خدا رسی، خدمت خلق اور مخلوق کا درد و فکر سب اسی نور ہدایت کی کرنیں ہیں اور یہ حقیقت برملا کہی جاسکتی ہے کہ دنیا میں جہاں بھی خیر کا کوئی ذرہ موجود ہے یا بھلائی کی کوئی کرن دکھائی دیتی ہے یہ اسی نور مبین کا کرشمہ ہے جسے ہدایت کہیئے یا علم الٰہی کے نام سے پکاریئے۔

علامہ ابن عبد البر نے جامع بیان العلم میں امام مالکؒ کا قول نقل کیا ہے:

"لیس العلم بکثرۃ الروایۃ
انما العلم نور یضعہ اللہ
فی قلوب الرجال"

یہی نور انسان پر حقائق شرعیہ کو منکشف کرکے ان میں یقین راسخ کو پیدا کردیتا ہے جسے ایمان کہتے ہیں اور جسے ابن مسعودؓ کی روایت میں "الایمان الیقین کلہ" (بخاری ص۵ ج ۱) کہا گیا ہے۔ یہی نور جب انسان کے رگ و پے اور جسم و روح میں سرایت کرتا ہے تو اعمال صالحہ کی صورت میں اس کا اظہار ہوتا ہے چنانچہ قرن اول میں علم کے عملی مظاہر کو بھی علم کہہ دیا جاتا تھا۔ چنانچہ جامع ترمذی کی ایک روایت میں "الخشوع" جو کہ ایک عملی کیفیت ہے کو علم کہا گیا۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

ان شئت لاحدثنک باول علم
یرفع من الناس الخشوع یوشک
ان تدخل المسجد الجامع فلا
تری فیہ رجلا خاشعا

(جامع ترمذی جلد دوم
باب ما جاء فی ذہاب العلم)

غرض حکمت الٰہیہ نے اس دنیا میں بنی آدم کو بھیج کر کچھ علوم تو سے اسے ودیعت کئے جو یہاں کی زندگی کی رہائش آسائش و زیبائش کا سامان ہیں جن سے انسان استفادۂ کائنات کرتا ہے اور جو آیت ربانی واستعمرکم فیھا کا مفاد ہے جیسے علامہ جصاص رازی نے احکام القرآن میں تصریح کی ہے۔

آج سائنس و ٹکنالوجی کے علوم اسی صنف سے تعلق رکھتے ہیں۔ مسلمانوں نے اپنے دور عروج میں ان سے اعراض و اغماض نہیں کیا بلکہ موجودہ لادین تہذیب و تمدن سے پیشتر تمام دنیا میں مسلمان ہی اسکے حامل اور اس کی ساخت و پرداخت کرنے والے تھے۔ مرحوم ہسپانیہ سے

اور اب ہم ان کتب اور رسائل کے انتظار میں ہیں جنہیں جامعہ کی مجلس علمی نے مکمل تحقیق و مطالعہ کے بعد طباعت کے لئے پاس کیا ہے اور انشاء اللہ جامعہ کی مجلس علمی اس قسم کی مفید کتب و رسائل کی اشاعت کیلئے مزید تحقیق و مطالعہ کا سلسلہ جاری رکھے گی۔

اور بہت جلد جامعہ اسلامیہ سعودی عرب اور عالم اسلام کی خدمت میں اپنی مفید علمی پیداوار پیش کرے گی۔ اور دوسری جانب یہ بھی طے ہوا ہے کہ جامعہ نصابی کتب شائع کرے گی۔ خصوصاً جو یونیورسٹی سطح سے کم درجہ کے مراحل کی کتب ہیں اور اسی طرح جہاں عموماً طلبہ کو علمی مراجع فراہم کرنے کا انتظام کرے گی وہاں خصوصی طور پر "مجلہ جامعہ اسلامیہ" کی اشاعت کا بھی اہتمام کرے گی۔

س: بہت سے ایسے منصوبے ہیں جن کے نفاذ کی آئندہ سالوں میں امید کی جاتی ہے۔ کیا آپ ان منصوبوں کے نفاذ کے سلسلے میں سعودی عرب کے باشندوں اور مسلمانان عالم کو کوئی بشارت اور خوشخبری سنائیں گے؟

جامعہ اسلامیہ میں طالبات کا داخلہ

ج: بعض پروفیشنل اور سپیشل قسم کے کالجوں کے عنقریب قیام کا پروگرام ہے جیسے کہ ٹریننگ کالج وغیرہ اور ان کالجوں کے مختلف شعبوں میں طالبات کو بھی اسی وقت یکمشت داخلہ دیا جاتا رہے گا جب تک کہ ان کی مستقل اور مستقبل قریب میں قائم ہونے والی یونیورسٹی کام شروع نہیں کر دیتی۔

جیسا کہ اس سے پہلے بھی اعلان ہو چکا ہے بے شام کی کلاسز میں مقررہ شروط کے ساتھ طلبہ کو داخلہ دیا جائے گا۔ مثلاً طالب علم نے میٹریکولیشن میں کم از کم فرسٹ ڈویژن حاصل کی ہو! اور شام کی کلاسز انشاء اللہ لاء کالج، اصول دین کالج اور عربیک کالج میں ہوا کریں گی لیکن شرط یہ ہے کہ حاضری اسی فیصد سے کم نہ ہو۔

س: طلبہ کی فراغت کا یہ عظیم دن جس کا جامعہ آج مشاہدہ کر رہی ہے اور عزت مآب جناب ولی عہد کی یہاں تشریف آوری کا اسے شرف حاصل ہے اس موقع پر کون سی نصیحت ہے جو آپ اپنے ان اسلام کے داعی فرزندوں کو کریں گے جو کہ ایم۔ اے کی کلاسز اور مختلف کالجوں سے سند فراغت حاصل کرنے کے لئے عزت مآب جناب ولی عہد حفظہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کر رہے ہیں؟

ج: اولاً میں اس ملک کی قیادت، جامعہ، عام مسلمانوں اور ان طلبہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

ثانیاً اس یونیورسٹی کے فرزندوں کے لئے اس بات کا شعور ضروری ہے کہ انہوں نے اپنا علمی سفر شروع کیا ہے اور جب سفر کا آغاز اچھے انداز سے ہوا ہے تو ان پر اپنے پیغام کی ادائیگی میں عمدہ اسلوب کی رعایت رکھنا بھی ضروری ہے اور اسی بات کو ملحوظ خاطر رکھنا بھی ضروری ہے کہ وہ لوگوں کی ہدایت کے لئے خیر اور محبت کے داعی ہوں اور اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ان کے ہمیشہ پیش نظر رہنا چاہیئے۔

ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلہم بالتی ھی احسن (النحل ۱۲۵)

بلا اپنے رب کی راہ پر پکی باتیں سمجھا کر اور نصیحت سنا کر بھلی طرح اور الزام دے ان کو جس طرح بہتر ہو۔ (ترجمہ شیخ الہندؒ)

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی پیش نظر رہے:

ولا تجادلوا اھل الکتاب الا بالتی ھی احسن۔ (العنکبوت ۴۶)

اور جھگڑا نہ کرو اہل کتاب سے مگر اس طرح پر جو بہتر ہو۔ (ترجمہ: شیخ الہندؒ)

اور یہ حکم خداوندی بھی نظروں سے کبھی اوجھل نہ ہونے پائے:

فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم (حم السجدۃ ۳۴)

پھر تو دیکھ لے کہ تجھ میں اور جس میں دشمنی تھی گویا دوستدار ہے قرابت والا (ترجمہ: شیخ الہندؒ)

اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو جو صحیح حدیث شریف میں ہے سامنے رکھے؟

فلیکن اول ماتدعوھم الیہ شھادۃ ان لا الہ الا اللہ فان ھم اجابوک لذلک فاعلمھم ان اللہ افترض علیھم خمس صلوات فی کل یوم ولیلۃ

پس چاہیئے کہ پہلی چیز جس کی طرف تو انہیں بلائے وہ اس بات کی شہادت ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اگر وہ تیری اس دعوت کو قبول کر لیں تو پھر انہیں بتا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔

اور ایک داعی کے لئے ممکن ہے کہ وہ حکمت سے کام لے جبکہ وہ یہ محسوس بھی کر

رہا ہے کہ وہ لوگوں کو اللہ جلّ شانہٗ اس کی جنت اور ان کی اور ان کے غیر کی بھلائی کی طرف دعوت دے رہا ہے اور جب کہ اسے اس بات کا بھی احساس ہو کہ اس کے ہاتھ پر ایک فرد کی ہدایت اس کے لئے دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سے زیادہ بہتر ہے۔ اسی طرح ایک مبلغ اسلام کے لئے ضروری ہے کہ وہ صبر سے کام لے اور مناسب قول اور عمل اختیار کرے اور اپنے ظاہر و باطن میں اللہ تعالےٰ کے سامنے مخلص ہو۔ غرور اور تکبر اس کے قریب بھی پھٹکنے نہ پائے۔

اور میں اس بات کو جس کا میں نے جامعہ میں اعلان کیا ہے دوبارہ دہراتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس اسلامی حکومت کی برکت سے جامعہ اسلامیہ کی طاقت میں جو کچھ بھی ہے چاہے وہ کتب ہوں یا قیمتی مشورے ہوں یا مالی امداد ہو جامعہ کا ادارہ جامعہ سے فارغ ہونے والے حضرات کی خدمت میں یہ سب کچھ پیش کرنے سے کبھی گریز نہیں کرے گا۔

یہ بات سب پر روز روشن کی طرح واضح ہو جانی چاہیئے کہ یہ ایسی اسلامی حکومت ہے جس کو روز اوّل سے اللہ تعالےٰ نے عقیدہ کی بنیاد پر قائم ہونے کا شرف بخشا ہے اور جامعہ اسلامیہ اس حکومت کے مسلمانوں سے تعلق کی ترجمانی کرتی ہے

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

(بشکریہ روزنامہ المدینہ (جدہ)

بقیہ: عصری علوم۔۔۔۔

سے پیوند کاری کے بارے میں ایک بات برملا زبان پر آرہی ہے۔ علوم حاضرہ کا جس شدت سے حملہ ہے وہ ظاہر ہے۔ سوال یہ ہے کہ آیا تقسیم کار کے اس دور میں جس میں ہر فن میں مہارت ایک ضرورت بن گئی ہے ہم قدیم دینی علوم کے ماہرین پیدا کرنے کی بجائے ایسے ہر فنی غیر کاملین کی کھیپ پیدا کرنی شروع کر دیں جو کہ ہر کچھ جانتے ہوں اور پھر بھی کاملاً کچھ بھی نہ جانتے ہوں۔ ظاہر ہے کہ یہ غلطی یا خودکشی کوئی گوارا نہیں کر سکتا، لیکن موجودہ عصری علوم کی اہمیت سے بھی انکار نہیں اور علماء کاملین کے ایک طبقہ کو اس کا جاننا احقاق حق اور ابطال باطل کے لیے لازم ہے یہ بات معلوم ہے کہ دوسروں کے علوم سے مسلمانوں کو سب سے پہلے تیسری صدی سے پانچویں تک سابقہ پڑا تھا جب کہ یونانی۔ رومی۔ ہندی اور ایرانی علوم مسلمانوں میں در آئے تھے اور ان کی وجہ سے ایک طبقہ شک و ریب میں مبتلا ہونے لگا تھا۔ اس دور کے ان مشرقی اور مغربی علوم کا مداوا جن بزرگوں نے کیا تھا ان کے سرخیل امام غزالیؒ، امام رازیؒ اور امام اشعریؒ وغیرہ تھے۔ انہوں نے ان علوم کو ہو بہو اپنے نصاب میں داخل نہیں کیا تھا بلکہ پہلے انہیں مسلمان کیا تھا۔ پھر ان کی تعلیم کو مسلمانوں میں رائج کیا تھا

ع ساقی پلائے پھول تو کانٹا نکال کے

دیکھنا یہ ہے کہ موجودہ علوم کے بحور ظلمات کو آب حیات اور اس کے گنگا جل کو کوثر و تسنیم کون بناتا ہے۔

ضرورت ہے کہ ابتدا سے پیوند کاری کی بجائے تخصص کے طور پر مختلف علوم میں سے مختلف شاخوں کو لیا جائے اور اسے جان اور سمجھ کر جو اسلام کے مطابق ہیں خذ ما صفا، ودع ما کدر کے اصول کے مطابق اسے رہنے دیا جائے جو باطل ہے بغیر کسی مداہنت کے اس کا رد کیا جائے

اور جہاں تطبیق ممکن ہے گوارا کر لیا جائے اسی طرح زہر۔ قند اور شراب سرکہ بن سکتی ہے۔ علوم سے استفادہ منع نہیں سوال اجتناب ضرر کا ہے۔ کاش اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ زمانے کے تقاضوں کو سمجھیں اور ایک ایسی نیو ڈالیں جس سے یہ لافانی دین اپنی جلد بہاروں کے ساتھ پھر سے عالم کو گلزار بنا سکے کہ

- اسلام آخری دین،
- حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی اور
- یہ امت آخری اور لافانی امت ہے۔

ع مٹ نہیں سکتا کبھی مرد مسلماں کہ ہے
اس کی اذانوں سے فاش سرِّ کلیم و خلیل

بیا تا گل بافشانیم و مے در ساغر اندازیم
فلک را سقف بشگافیم و طرح دگر اندازیم
اگر غم لشکر انگیزد کہ خون عاشقاں ریزد
من و ساقی بہم سازیم و بنیادش براندازیم

گلفام قصوری میتھی

قصوری میتھی شہر قصور کا مشہور و معروف تحفہ ہے۔ پکوان میں قطعی روح پرور خوشبو اور خاص لذت پیدا کرنے میں اسکا ثانی نہیں۔ ہم نے اسے گھر گھر متعارف کرانے کیلئے اعلیٰ درجہ کی خالص قصوری میتھی صاف شدہ ۲۰۰ گرام کے پیکٹ میں بمعہ ڈاک خرچ صرف دس روپے میں ارسال کرتے ہیں۔ آج ہی منگوائیے ہر قسم کی پیکنگ کے علاوہ کھلا مال تھوک کے حساب سے بھی دستیاب ہے۔

زبیر ٹریڈرز

بازار دالگراں۔ قصور

غصہ دفع کرنے کا طریقہ

جب کسی بھی شخص یا بات پر غصہ آجائے تو
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم
پڑھے غصہ جاتا رہے گا۔ (الحدیث)

ابراہیم محمد سرسیق

ترجمہ: غلام مصطفےٰ احسن
مرکز الدعوہ والارشاد، بحرین

جب تک طالبات کی مستقل یونیورسٹی قائم نہیں ہو جاتی ہم انہیں خاص شعبوں میں داخلہ دیں گے

جامعۃ الاسلامیہ (اسلامک یونیورسٹی) پوری دنیا کے مسلمانوں کیساتھ سعودی عرب کے تعلقات کی ترجمانی کرتی ہے

اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ کے وائس چانسلر سے خصوصی انٹرویو

عزت مآب جناب شہزادہ فہد بن عبدالعزیز ولی عہد نائب رئیس مجلس الوزراء اور چانسلر اسلامک یونیورسٹی کی تشریف آوری کے اس مبارک دن میں جامعہ اسلامیہ میں سرور و کیف کی فضا ہے۔

جامعہ اسلامیہ آج دو مسرتوں سے ہمکنار ہے۔ ایک مسرت تو اس کے رئیس (چانسلر) کی آمد کی ہے اور دوسری مسرت اپنے لگائے ہوئے پودوں کے ثمرات کے (فارغ التحصیل طلبہ کی شکل میں) چننے کی ہے جن کی تعداد سینکڑوں سے زیادہ ہے۔ اور ان میں سے اعلیٰ نمبروں میں پاس ہونے والے طلبہ جامعہ کے روحانی باپ اور مشفق والد جناب ولی عہد کے مبارک ہاتھوں سے اعزازی اسناد حاصل کریں گے۔

اس مبارک موقع پر جبکہ ولی عہد اپنے معنوی اولاد کی مسرتوں اور شادمانیوں میں شریک ہوئے ہیں اور یہ دن ان کی زندگی کا بہترین دن قرار دیا جا رہا ہے، ہم نے جناب ڈاکٹر عبداللہ بن عبداللہ زاید سے ملاقات کی تاکہ اس مناسبت سے ہم ان کے تاثرات کے ساتھ ساتھ ان کی مساعی اور سرگرمیوں (ACTIVITIES) سے مطلع ہو سکیں۔

س: جناب ڈاکٹر عبداللہ الزاید صاحب! کیا آپ عزت مآب جناب ولی عہد کی آمد کے اس تاریخی موقع پر ہمیں اپنے تاثرات اور جذبات سے مطلع فرمائیں گے؟

ج: میرے کیا بلکہ جامعہ اسلامیہ کے تمام متعلقین کے جذبات نہایت فرحت و سرور کے ہیں جو کہ یہ مبارک ملاقات ہمارے دلوں میں چھوڑے جا رہی ہے۔

داخلی اور بین الاقوامی مصروفیات کی بنا پر جناب ولی عہد کا ایسے مواقع پر حاضر ہونا اگرچہ بیحد مشکل ہے، مگر جن کے لیے ان کے دل میں ایک خاص اہمیت اور بنیادی تعلق ہو تو وہ ضرور شرف ملاقات حاصل کر لیتے ہیں۔

خصوصاً یہ ملاقات جامعہ اسلامیہ کی اہمیت اور اس کے منتظمین کی حوصلہ افزائی کا مظہر ہے۔

س: بہت سے لوگ جامعہ اسلامیہ کو اسلام اور دعوت اسلام کے مضبوط قلعہ کی حیثیت سے دیکھتے ہیں۔ وہ کونسی سہولتیں ہیں جو جامعہ پوری دنیا میں مسلمان طلبہ کو پیش کرتی ہے؟

ج: جیسا کہ ہر ایک کو معلوم ہے جامعہ اسلامیہ ہر سال عالم اسلام کی ایک کثیر تعداد کو وظائف (SCHOLARSHIPS) دیتی ہے اور ہر تعلیمی سال کے آخر پر اپنے فارغ التحصیل طلبہ کی ایک جماعت دنیا میں علم و معرفت کی اشاعت اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اساس و بنیاد پر دعوت میں شرکت کے لیے پیش کرتی ہے۔

جبکہ دوسری طرف ہر سال مختلف اداروں اور مدارس کی درخواست پر انہیں مدرسین اور اساتذہ کرام فراہم کرتی ہے تاکہ وہ وہاں جا کر جامعہ کے حساب پر تعلیم و تربیت کے فرائض سرانجام دے سکیں۔ صرف اسی ایک سال میں جامعہ کی مجلس نے دنیا کے مختلف ممالک میں پچیس اساتذہ اور مدرسین کی منظوری دی ہے جبکہ ان کی ماہانہ تنخواہ مکان کا کرایہ اور ہر سال چھٹیوں میں آمد و رفت کے ٹکٹ جامعہ برداشت کرے گی۔

علاوہ ازیں ہر جگہ پر مسلمانوں کو اسلامی لٹریچر کی فراہمی اور مادی تعاون سے بھی چنداں گریز نہیں کرتی۔

مزید برآں جامعہ کے ذمہ داران بعض دیگر مسلمانانِ عالم کی ملاقات کے لیے سفر کرتے رہتے ہیں تاکہ ان کے حالات معلوم کر کے ان کی مشکلات کے حل میں تعاون کر سکیں اور ان کے علمی، فکری اور مالی مطالبات سے آگاہ ہو کر انہیں حل کرنے

کی کوشش کر سکیں۔

س: ہر وہ شخص جو جامعہ کو دیکھنے کے لئے آتا ہے اسے کچھ نئی چیزیں دکھائی دیتی ہیں جو آپ کے زیر انتظام معرض وجود میں آئی ہیں۔ ان تجدیدی کارناموں میں آپ نے کون سی بنیادوں پر اعتماد کیا ہے؟

ج: میں نہیں سمجھتا کہ کچھ نئی تبدیلیاں ہوئی ہوں، بلکہ یہ مسئلہ صرف وقت کا مسئلہ تھا جامعہ کے نظم و نسق کے سلسلہ میں جن اصولوں پر ہمارے نظریات کی بنیاد ہے یا جن اصولوں پر اس بنیاد کا ہونا ضروری ہے وہ تمام اصول اسلام کی اعلیٰ و افضل ترین ہدایات کے تابع ہیں۔

س: عزت مآب ڈاکٹر الزاید! صحیح عقیدے کے مطابق نوجوانوں کی تربیت کا آپ کے ہاں کیا اسلوب ہے؟ اور نوجوانوں سے سرزد ہونے والی غلطیوں کے ازالہ اور اصلاح کا آپ کے ہاں کیا طریق کار ہے؟

نوجوانوں کی تربیت کا مثالی اسلوب اور طریق کار

ج: نوجوانوں کی تربیت کے سلسلے میں ہمارا اسلوب مندرجہ ذیل ہے:

ا۔ پہلے سے طے شدہ تربیت کے اصولوں کے مطابق انہیں جامعہ کے ماحول میں ڈھالنا۔

ب۔ تعلیمی اور تربیتی اسفار (TROOPS) کا مربی حضرات اور اساتذہ کرام کی رہنمائی اور نگرانی میں انتظام کرنا۔

ج۔ ہر گروپ میں (اس کے مناسب حدود میں رہ کر) اللہ جل شانہ کے بعد خود اعتمادی کی عادت پیدا کرنا۔

د۔ انہیں ان کی استطاعت کے مطابق نظریاتی اور سوشل ریسرچ کا پابند کرنا۔

ہ۔ انہیں طے شدہ اور مقررہ میدانوں (FIELDS) میں فائدہ اور طالبعلمی امور تفویض کرنا۔

و۔ سب سے اہم چیز معمولی اور غیر معمولی مشاکل کے حل کے لئے اسلامی ہدایات اور مبادئ اسلام کی طرف نہایت اہتمام کے ساتھ رجوع کرنا اور متوجہ ہونا۔

ز۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کا حکم ہے نماز باجماعت کے اہتمام کی طرف توجہ کا مرکوز کرنا۔

ح۔ بعد ازاں وقبل ازاں طلبہ سے متعلقہ تمام امور میں صحیح پہلو اختیار کرنے کی حرص اور فکر کرنا اور ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمارے لئے یہ ہمیشہ آسان فرمائے۔

البتہ نوجوانوں کی اصلاح کے سلسلے میں ہمارا طریق کار مندرجہ ذیل امور میں منحصر ہے:

۱۔ ہر مشکل کے ازالہ اور طالب علم پر اس کے اثرات معلوم کرنے کے لئے اس کی سوشل لائف کی تحقیق کرنا۔

۲۔ جن عوامل کی بنیاد پر طالب علم کسی غلطی یا مشکل کا شکار ہوا ہے ان عوامل سے دوچار ہونے کے دوران طالب علم کی نفسیاتی حالت کی تحقیق و تحلیل کرنا۔

۳۔ علیٰ قدر الامکان نفسیاتی اور علمی حل پیش کرنے کی کوشش کرنا۔

۴۔ آخر میں طاقت کا استعمال "یہ سب سے آخری چیز ہے"۔ جامعہ کے ماحول کو خوشگوار رکھنے کے لئے یہ ایک ایسا حل ہے جس کے استعمال کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔

س: اس سال فارغ ہونے والے طلباء کی یہ اتنی بڑی تعداد ایک ایسی نئی علمی فتح ہے جس سے جامعہ کے تدریسی کے اہم شعبے میں سعودیوں کے اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی بہت زیادہ امید پیدا ہو گئی ہے۔ اس سلسلے میں جناب کی کیا رائے ہے؟ کیا مستقبل قریب میں اس امید کو عملی جامہ پہنانے کا آپ کے ہاں کوئی پروگرام ہے؟

ج: اس میں کوئی شک نہیں کہ جامعہ اپنی پوری کوشش کرتی ہے کہ سعودی نوجوان جامعہ کی قیادت اور ترقی میں عملاً شریک ہوں اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ حکومت کے تیسرے ترقیاتی منصوبے کے دوران سعودی اساتذہ کی نسبت کم از کم پچاس فیصد یا اس سے زیادہ ہو جائے گی۔

اعلیٰ تعلیم کے سلسلے میں ہماری ہمیشہ یہ پوری کوشش رہی ہے کہ طلباء کی تعلیم اور ان کے مقالات کی نگرانی کے لئے با صلاحیت اور اعلیٰ درجے کے تعلیم یافتہ اساتذہ کرام ہوں۔

جامعہ کا نیا پریس

س: جامعہ میں نئے پریس کے افتتاح سے ہمیں علمی اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت کی بہت زیادہ امید پیدا ہو گئی ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے ہماری اس امید کو عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے؟

ج: الحمد للہ پریس میں بہت کچھ چھپا اور بہت سے دوسرے اداروں کو بعض موقعوں پر ان کے اپنے پروگراموں کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے جن کتابچوں یا اشتہارات کی ضرورت تھی پریس نے وہ شائع کر کے ان کے پروگراموں کی کامیابی میں مکمل طور پر شرکت کی۔

شاہ بخاری فاضل حقانی

معاشرہ کو مرض جہالت سے نجات دلانے کے لئے با اخلاق مخلص دعاۃ کی ضرورت

دعوت وارشاد سے متعلق ابتدائی تفصیلات کے بعد اب داعی کے شرائط و اوصاف، مدعوالیہ کی تعریف وغیرہ تفصیلاً عرض کریں گے۔ داعی اوّل حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اس لئے ہر ایک داعی کے لئے اولاً ضروری ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوت کا ہر پہلو سے مطالعہ کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دعوت میں فصیح و بلیغ تھے۔ وہ اپنے دعوت کے مجاہدہ میں بہت آگے تھے۔ دعوت کے پھیلانے کے لئے طرح طرح کی تکالیف اور مصائب برداشت کئے اور اسی لئے ہجرت فرمائی۔ مختلف بادشاہوں کو خطوط لکھے اور انہیں قاصد بھیج کر اپنے پروگرام سے آگاہ کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلسل ۲۳ سال دعوت دی۔ ان میں تیرہ سال مکہ مکرمہ میں اور باقی مدینہ منورہ میں دعوت کی زندگی بسر کی۔ اولاً سرًا اور بعد میں جہرًا۔ اس کے لئے سرایا اور غزوات کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جتنے بھی رفقاء کار تھے ان سب کی عمریں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تیس سال سے زائد نہ تھیں۔ انبیاء کے نفوس قوی اور ان کے روحانی بے شمار طاقت ور اور بلند ہوتے ہیں اس لئے ان کی دعوت کی تاثیر بھی مکمل اور قوی مضبوط ہوتی ہے۔ داعی کے لئے مختلف ضروری شرائط ہیں۔ اوّل یہ ہے کہ وہ عالم ہوں، جاہل نہ ہوں تاکہ وہ دلائل سے اپنی دعوت کی وضاحت کر سکتے ہوں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قل هـذا سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة یعنی یہ مدعوالیہ میرا راستہ ہے اور وصول الی المطلوب کے لئے میں علمی بصیرت سے اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں۔ اگر داعی اپنی دعوت میں جاہل ہو تو جاہل کا کام تعمیر نہیں بگاڑ ہوتا ہے۔ اس طرح اولاً اسے اپنے مدعوالیہ کی حقانیت بمعہ دلائل کے واضح اور معلوم ہونا چاہیئے۔

شرط ثانی اخلاص ہے۔ جس وقت دعوت کا کام شروع کرنا ہو تو وہ مخلصًا لہ الدین ہو گا کیونکہ اخلاص اللہ تعالیٰ کے اسرار میں سے ایک سر ہے۔ داعی کا مقصود ریاء اور لوگوں کی ثناء و صفت اور تشہیر نہ ہو۔ ایک عرب عالم نے لکھا ہے کہ داعی کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود کو مختلف اسلحوں سے مسلح کر دیا تاکہ وہ معرکہ جبل میں کامیاب ہو سکے۔ یہ مختلف اسلحہ جات دفاع اور ہجوم میں اپنے پاس موجود رکھنا لازم ہے۔ ان میں سے اوّل ایمان ہے۔ اس سے مراد کامل ایمان ہے جو یقین کے ساتھ ہوں۔ دلوں میں راسخ اور عمل سے تصدیق شدہ ہو۔ دوم اخلاق ہے اور ایمان کے لحاظ سے صرف وہ کامل ہیں جو اخلاق کے لحاظ سے بلند ہوں۔ خود اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہترین اخلاق کی بلندی کی مثال قرار دیا۔ حسن اخلاق ہی سے آپ لوگوں کے دل جیت سکتے ہیں۔

سوم علم اور ثقافت سے مزین ہونا ہے جبکہ ثقافات چھ ہیں:

۱۔ ثقافت اسلامیہ
۲۔ 〃 تاریخیہ
۳۔ 〃 ادبیہ و لغویہ
۴۔ 〃 انسانیہ
۵۔ 〃 علمیہ
۶۔ 〃 واقعیہ

یہ چھ ثقافتی مواد ہیں داعی کی زینت شروط اور اوصاف ہیں جس کی تفصیل کسی اور موقع پر ذکر کی جائے گی۔

دعوت کے اسالیب دو ہیں۔

اوّل یہ ہے کہ داعی کو لوگوں کے احوال معلوم ہوں۔ دعوت سے قبل حالات کا جائزہ لینا اور مدعو کے احوال کو مطالعہ کرنا ضروری ہے جیسا کہ طبیب پہلے مریض کی طبیعت کو دیکھتا ہے، نبض معلوم کر لیتا ہے اور پھر دوا دیتا ہے۔ نبض معلوم کئے بغیر دوا دینا

بے سود یا نقصان دہ بن سکتی ہے۔ اس طرح داعی کے احوال اور موقعہ کی مناسبت معلوم کیے بغیر دعوت دینا یا تو بلا اثر اور یا باعثِ نقصان ہوگا۔ دوم یہ ہے کہ داعی کو مخاطبین کے عقول کا اندازہ ہو تاکہ اسی کے مناسب دعوۃ دیا جاسکے۔ مثلاً ایک عامی آدمی کو آپ سائنس اور اسلام اور مادہ کے تخلیق پر فلسفیانہ بحث سے دعوت دیتے ہیں تو یہ اس کے لحاظ سے نامناسب ہے۔ آپ کو وہ خطاب دینا چاہیئے جو ان کے عقل میں سمو سکتا ہو۔

دعوت و ارشاد کے تین طریقے ہیں جو کہ قرآن کریم نے بیان فرمائے ہیں۔ ارشاد باری تعالےٰ ہے:

ادع الی سبیل ربك بالحکمه والموعظة الحسنة وجادلهم بالتی هی احسن۔

اس آیت کریمہ میں حکمت و موعظت حسنہ اور جدال احسن کے عنوان سے تبلیغ و دعوت کے تین مذکورہ طریقوں کا ذکر فرمایا گیا ہے جو کہ دعوت و ارشاد کا حقیقی و اصلی روح ہے۔ مولانا عبدالباری ندوی نے اپنی کتاب تجدید مع تعلیم و تبلیغ میں غالباً حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ سے داعی کا دستور العمل نقل کیا ہے جو کہ درج ذیل ہے:

۱۔ ہر شخص اولاً دین میں خود پختہ اور مضبوط ہو۔ احکام پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے میں نہ کسی سے مرعوب ہو نہ کسی کی مروت و تعلق کی پروا کرے۔ اللہ تعالےٰ سے بڑھ کر کون ہے جس کے لئے احکام الٰہیہ ترک کیا جائے۔

۲۔ ہر شخص کو چاہیئے کہ کسی جلسہ و مجلس کو احکام الٰہیہ کے پہنچانے سے خالی نہ رکھے مگر باریک و اختلافی مسائل میں دخل نہ دے کہ یہ علماء کا کام ہے۔ سختی کا جواب سختی سے نہ دے صبر و تحمل سے کام لے۔ جب کسی دنیاوی غرض تجارت یا ملازمت وغیرہ کے سلسلہ میں بھی کسی سے ملنا ہو تو حسب موقع باتوں باتوں میں کلمۂ حق ضرور پہنچا دیا جائے۔

۳۔ رات دن میں کوئی وقت اس کام کے لئے بھی نکالا جائے جس میں بندگانِ خدا (مسلم و غیر مسلم) کو احکام اسلام پہنچائے جائیں اور برے کاموں سے روکا جائے۔

۴۔ احکام کے پہنچانے میں ہمیشہ نرم ہونا چاہیئے۔ البتہ جن پر اپنی حکومت ہے جیسے بیوی، بچے، نوکر، شاگرد وغیرہ ان کو اوّل نرمی سے نصیحت کی جائے پھر بتدریج سختی سے سمجھایا جائے

باعتبار نوع دعوت کے داعی کی اور دو قسمیں بھی ہیں۔ ایک وہ جو تحقیقی جواب سے دعوت کرسکتا ہے اور ایک وہ جو الزامی جواب سے۔ تحقیقی جواب کے یہ معنی ہیں کہ کسی نے جو کچھ پوچھا جواب میں اس کی اصل حقیقت واضح کردی، اور الزامی جواب کے یہ معنی ہیں کہ جو اعتراض ہم پر کسی نے کیا ویسا ہی اس کے مذہب پر ہم نے کر دیا کہ جو جواب اب تم دوگے وہی ہمارا ہوگا۔ پھر ان دونوں میں سے ہر ایک کے کچھ لوازم و شرائط ہیں۔ تحقیقی جواب کے لئے تو اپنے مذہب پر پوری نظر ہونے کی ضرورت نہیں اور الزامی جواب کے لئے اپنے مذہب کے ساتھ دوسرے کے مذہب پر بھی پوری نظر ہونے کی ضرورت ہے۔ تحقیقی جواب سے مسلمانوں کو زیادہ نفع ہوگا اور الزامی سے غیر مذہب والوں کو یا جو اس غیر مذہب کی طرف مائل ہوں۔

داعی کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود کو طبیب اور ڈاکٹر جیسا تصور کریں کیونکہ جہلاء مریض ہیں اور علماء اطباء ہیں اور طبیب کے ساتھ یہ اچھا نہیں لگتا کہ وہ مریض کے ہاتھ پاؤں مارنے سے یا اس کو خطرہ میں دیکھنے سے اس کا آپریشن ترک کردے یا مریض کے ہیبت ناک آوازوں، چیخوں اور اس کے سب و شتم کی بناء پر اس کا علاج ترک کردے کیونکہ اگر یہ مریض کل صحیح ہوجائے تو یہ اس کا ایک سچا مہربان دوست ہوگا۔ اسلام دین عدالت اور سلامتی کا راستہ ہے۔ یہ مساوات کا دین ہے۔ یہ حق اور احسان کا حکم دیتا ہے۔ اسلام کی دعوت خیر کی طرف ہے۔ اس میں مکارم اخلاق محاسن اعمال انصاف عدالت اور بعد میں کل خلق ذمیم کی دعوت ہے۔ اس میں وحدت ہے۔ اس میں اقتصاد اور معاش ہے۔ اس میں ظلم کو حرام قرار دیا گیا ہے اور مظلوم کی حمایت ہے۔ ارشاد باری تعالےٰ ہے:

ان اللّٰہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربٰی وینهٰی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون۔

جس مدعو الیہ کا ہم ذکر کر رہے ہیں وہ مذکورہ آیت میں امر الٰہی ہے عدل، احسان ایتاء ذی القربٰی یعنی رشتہ داروں سے مدد۔ اس طرح فحش سے اور منکر سے منع ہے اور نصیحت کی وعظ ہے تاکہ وہ لوگ جو اس کی تلاش میں ہیں حق کا راستہ معلوم کر سکیں۔ اسلام میں جو عدالتی قانون ہے وہ ہمیشہ ثبت۔ اٹل اور ناقابلِ تغیر ہے جو ہر دور کی ترجمانی اور انصاف کا ایک لازوال دروازہ ہے۔ اس طرح احسان کی خصوصیات صرف اسلام کے امتیازات میں سے ہے باقی اقوام و ملل اس سے لاعلمی ہے۔ اس لئے دعوت بھی ہمیشہ عدل و انصاف اور احسان کی طرف ہوگی جو ہر سوسائٹی اور وقت میں قابلِ قبول اور مطلب ہے۔ اسلام نے سارے مسلمانوں

باقی صـ۲۷ پر

شہر شہر سے — ترتیب: قمر ہاشمی

معاشرے کی اصلاح کے لئے بھرپور کوشش کی جائے حضرت درخواستی مدظلہ

نظام العلماء پاکستان کے امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہٗ نے کہا ہے کہ آجکل مغربی تہذیب و تمدن کے اثرات بہت زیادہ پھیل رہے ہیں اور لوگوں میں دین سے آزادی عام ہو رہی ہے — بے راہروی کے شکار اشخاص کو مذہبی حدود و قیود وبالِ جان نظر آتی ہیں۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ فرنگی تہذیب کی دلدادہ ٹیپ اپنی تمامتر کوششیں اس نقطہ پر مرکوز کر چکی ہے کہ عوام الناس کو شرم و حیا کے تقاضوں سے دور کر دیا جائے اور وہ ان مقاصد کی تکمیل کے لئے تہذیب ثقافت کے نام سے مختلف روپ بھر کر بے حیائی کو رواج دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فحاشی کی ترویج و اشاعت اور شعائرِ اسلامی کی تضحیک ان لوگوں کا مشغلہ بن چکا ہے اور وہ دن بدن اسلام سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔

مولانا درخواستی نے کہا کہ یہ لوگ اغیار کی مادی ترقیوں پر فریفتہ ہو کر دین و ایمان سے بیزاری اختیار کر رہے ہیں حالانکہ اسلام بھی مادی ترقی اور سامانِ جنگ کی تیاری سے کسی حال میں نہیں روکتا۔ انہوں نے کہا کہ جب کسی قوم کی حالت مذہبی اور دنیوی اعتبار سے بگڑ جاتی ہے اس میں طرح طرح کی اخلاقی و سماجی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں تو اس کی اصلاح ذہنی انقلاب سے ممکن ہے۔

انہوں نے علماء پر زور دیا کہ وہ لوگوں کے ذہنوں کو قرآن مجید کی تعلیم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے ذریعہ ذہنی انقلاب برپا کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ معاشرہ کی اصلاح کے لئے بھرپور کوشش کی جائے اور دین اور علوم دینی کی خدمات کو سلف صالحین کے اسلوب و طریقہ سے بجا لایا جائے۔ درخواستی صاحب نے واضح کیا کہ وقت کے تقاضوں اور موجودہ مشکلات کا علمی و فکری حل اسلام کی روشنی میں مضمر ہے۔ جب تک ہم اسلام کے اصولوں کو نہیں اپناتے اس وقت تک ہم کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ آج روسی اشتراکیت سے لے کر امریکی جمہوریت تک اور کٹر مذہبی آدمی سے لے کر دہریہ تک سب مانتے ہیں کہ اسلامی نظام حکومت خاص کر عہد صدیقی و فاروقی سے بڑھ کر عدل و مساوات حق پرستی اور خدا ترسی میں کوئی مثال نہیں ملتی، لیکن ہماری قوم اس حقیقت سے کیوں ناآشنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہماری انفرادی و اجتماعی زندگیاں اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ہو جائیں اور ہم اس کے پیارے رسول کی اتباع کرنے لگیں تو دنیا کی کوئی طاقت ہمیں سرنگوں نہیں کر سکتی۔ انہوں نے کہا کہ آج ہمیں اس بات کا عہد کرنا چاہیئے کہ ہم اپنے ملک کے دفاع استحکام اور قوم کی فلاح و بہبود کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں چھوڑیں گے حتیٰ کہ اپنی جانیں تک بھی قربان کر دیں گے۔

درخواست برائے صحت

ضلع میانوالی اور علاقہ کلورکوٹ کی معروف دینی، سیاسی و سماجی شخصیت حضرت مولانا قاری سراج الدین صاحب کے پچھلے دنوں دائیں بازو اور دائیں ٹانگ پر فالج گر گیا تھا۔ اب قدرے افاقہ ہے۔ علاج بدستور جاری ہے۔ قارئین ترجمان اسلام اور دیگر احباب سے التماس ہے کہ وہ قاری صاحب کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں تاکہ وہ بدستور علوم قرآنیہ کی تدریس جاری رکھ سکیں۔

خلیفۂ دوم حضرت فاروق اعظمؓ

کا یوم شہادت منا کر

پندرھویں صدی کا آغاز

کیجئے: سید عبدالمجید ندیمؔ

(ڈسکہ ضلع سیالکوٹ) دارالعلوم مدنیہ کے سالانہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مجلس تحفظ حقوق اہلسنت والجماعت پاکستان کے ناظم اعلیٰ سید عبدالمجید ندیم نے کہا کہ صحابہ کرامؓ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی انقلابی تعلیمات کا عملی نمونہ ہیں جن کی عسکری جلالت نے اسلامی انقلاب کو عرب و عجم میں سربلند کیا۔ سید ندیم نے عظمت صحابہؓ کا تفصیلی تجزیہ کرتے ہوئے خلافت راشدہ کے دور کو معیار حق و صداقت

قرار دیا اور کہا تاریخ کے الزامی مواد کی آڑ میں یارانِ رسولؐ پر تنقید کرنے والے عناصر اسلام کی اساسی قوت کو زائل کرنے کے درپے ہیں۔ جس جماعت کو امام الانبیاءؐ کی فاتی تعلیم و تربیت میسر آئی اور بدر و احد یرموک و قادسیہ کے محاذوں پر جنگی سرفروشی روحِ اسلام کا غازہ بن گئی۔ جنہیں ہر امتحان میں رب العزت نے کامیاب قرار دے کر ابدی فلاح و سعادت کی سندیں عطا کیں آج انہیں کے نقوشِ قدم پر ہی ملتِ اسلامیہ منزل کو پا سکے گی

سید ندیم نے کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافتِ راشدہ کی مسند پر یکے بعد دیگرے صدیقؓ و عمرؓ عثمان و علی رضی اللہ عنہم کا انتخاب مشیّتِ ایزدی کے مطابق ہے اور ان کی زندگی کے ایام میں مدتِ خلافت کی موزونیت اس کی بیّن دلیل ہے۔

مولانا نے ملتِ اسلامیہ سے اپیل کی کہ پندرھویں صدی کا آغاز یوم فاروق اعظمؓ سے کیا جائے۔ فاروق اعظمؓ حلقہ رسالت کا وہ عظیم سپوت ہے جس کا عادلانہ طرزِ زندگی اور قاہرانہ کفر شکنی ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔ آپ نے یہ بات زور دے کر کہی کہ اس مرتبہ یوم فاروق اعظمؓ کو قومی سطح پر منانا ضروری ہے تاکہ اس عبقری انسان کی سیرت کو سامنے رکھ کر ملتِ اسلامیہ باطل کی بین الاقوامی یلغار کے مقابلہ کے لئے خود کو تیار کر سکے۔

گوٹھ بوڑی شریف

(ضلع شکارپور سندھ)

گذشتہ دنوں جناب مولوی محمد عثمان اور حافظ قائم الدین سیٹھار کی دعوت پر مبلغ اسلام حضرت مولانا حبیب اللہ چنا صاحب (ناظم اعلیٰ نظام العلماء ضلع شکارپور) تشریف لائے جن کے ہمراہ مولوی دین محمد

قریشی آف رستم بھی تھے۔

بعد نمازِ عشاء جلسہ عام کا پروگرام مدرسہ عربیہ محمودیہ میں رکھا گیا۔ عوام الناس سے مدرسہ و مسجد کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے۔

انہوں نے کہا کہ آپ نے محنت و لگن سے نظام العلماء کا کام کیا تو وہ دن دور نہیں جو فتح و کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

بھارتی مسلمانوں پر

ظلم رکوایا جائے

مجلس تحفظ حقوق اہلسنت والجماعت اسلام پورہ (کرشن نگر) کے ناظم اعلیٰ حافظ عبدالحفیظ مجیددی نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ حکومت پاکستان بین الاقوامی سطح پر ہندوستان کے مسلمانوں کا مسئلہ اٹھائے تاکہ وہاں کے نہتے اور مجبور مسلمانوں کو تحفظ حاصل ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کے اسلامی تشخص کو بحال کرنے کے لئے دنیا بھر کے مسلم ممالک کو بھارت پر دباؤ ڈالنا چاہیئے۔

آخر میں انہوں نے شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خاں۔ مولانا عبدالحق آف اٹک اور مولانا محمد حسین ہزاروی کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

بیادِ شیخ القرآنؒ

انجمن فرزندانِ اسلام سیٹلائٹ ٹاؤن، جھنگ کے زیر اہتمام یوم شیخ القرآن کے سلسلہ میں مدرسہ جامعہ عثمانیہ سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں ممتاز عالم دین مولانا محمد یوسف رحمانی آف گوجرانوالہ نے خطاب فرمایا اور حضرت شیخ القرآن کو ان کی علمی۔ ملی۔ مذہبی،

سیاسی خدمات پر خراج عقیدت پیش کیا۔ شعراء کرام جناب ہمت خان سیال۔ صوفی غلام حسین مخلص۔ حافظ عبدالمجید نے منظوم کلام پیش کیا۔ ان کے علاوہ مولانا مفتی عبدالحلیم جھنگ مولانا حق نواز صاحب محمد اقبال خان شیروانی۔ قاری عبدالشکور ارشد۔ قاری طارق محمود نے خطاب فرمایا۔ آخر میں ہندوستان میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم پر احتجاجی قرارداد پاس کی گئی۔

اظہارِ تشکر

بھوئی گاڑ: ضلع اٹک کے ممتاز عالم دین مولانا الحاج مفتی عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بھائیوں مولانا ضیاء الدین ہری پور۔ مولانا شمس الدین حسن ابدال مولانا مرحوم کے چار بیٹوں مولانا حکیم احمد حسن قریشی، مولانا محمود الحسن قریشی مولانا محمد ابوبکر قریشی۔ حسین احمد قریشی نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کیا ہے جنہوں نے فقیہہ امت مجاہد ملت، مناظر اہلسنت استاذ العلماء مولانا الحاج مفتی عبدالحق صاحبؒ کے انتقال پرملال پر ذاتی طور پر تشریف لا کر یا تعزیتی پیغامات بھیج کر ہم سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ اور اس توقع کا اظہار کیا ہے کہ مولانا مرحوم کے مخلص دوست ان کے تلامذہ اور اعزاء آئندہ بھی مولانا مرحوم کو اپنی دعوات صالحہ میں یاد رکھیں گے۔

نظام العلماء کا

اہم اجلاس

گذشتہ دنوں دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ نظام العلماء ضلع کوہاٹ کا اہم اجلاس ہوا جس میں کوہاٹ شہر کے مقامی

حضرات اور تحصیل ہنگو کرک کے چیدہ چیدہ حضرات نے شرکت کی۔

اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعد ازاں چند خصوصی مشوروں میں بالاتفاق کئی قراردادیں منظور ہوئیں۔ آخر میں حافظ فخر الاسلام نے اجلاس سے مختصر سا خطاب کیا اور فرمایا کہ کمیونزم ہماری سرحدوں کے دروازوں پر دستک دے رہا ہے۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے بالخصوص تمام علماء اور بالعموم تمام مسلمانوں کو متحد ہونا چاہیئے۔ انہوں نے فرمایا کہ کمیونزم نہ صرف اسلام کا بلکہ پوری انسانیت کا بھی دشمن ہے۔

انتخابات ضلع کوہاٹ

انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ میں ضلع کوہاٹ کے علماء کا اجلاس مولانا نعمت اللہ کی صدارت میں ہوا جس میں کوہاٹ شہر، تحصیل ہنگو تحصیل کرک اور مختلف علاقوں کے علماء شریک ہوئے۔ عہدیداروں کا مندرجہ ذیل انتخاب ہوا:

سرپرست	مولانا حبیب گل ٹل
امیر	مولوی نعمت اللہ کوہاٹ
نائب سینئر امیر	میاں جلال الدین زرگری
نائب امیر	مولانا محمد صدیق کاہی
نائب امیر	" محمد طاہر بانگیش
"	" عبدالہادی گمبٹ
جنرل سکریٹری	حاجی قادر بخش پراچہ
جوائنٹ سیکرٹری	مولوی اصیل بادشاہ کوہاٹ
"	محمد رفیق ہنگو
ناظم نشر و اشاعت	مولانا عبدالرؤف
	محمد سردار کرک
خزانچی	میراجان کوہاٹ
سالار	محمد اسلم کوہاٹ

مجلس منتظمین

- مولوی امام دین
- " عبداللہ خان
- مولوی غلام محمد
- " محمد زرین
- ملک عزت نور

مبلغ

- حافظ فخر الاسلام
- مولانا شبیر احمد

مجلس شوریٰ

- حافظ فخر الاسلام
- مولانا احمد گل
- مولوی عبدالسلام
- " عبدالمنان
- " محمد جنان
- جاوید ابراہیم پراچہ
- مفتی محمد یحییٰ
- حافظ محمد فضل الرحمٰن
- ملک یحییٰ
- حافظ محمد
- حاجی حبیب شاہ
- مولوی احمد حسین
- " محمد یعقوب
- حاجی شیریں گل
- " اکبر خان
- " منور دین
- " اکبر حسین
- نور صاحب گل
- حاجی گلزار شاہ
- حافظ ابن امین
- " قطب شاہ
- قاضی عبدالمنان
- محمد اجمل

اس اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ہر تحصیل میں تنظیم نظام العلماء تشکیل دی جائے۔ تحصیل کوہاٹ کے لئے کنوینر مولانا احمد گل تحصیل کرک کے لئے مولانا شبیر احمد اور تحصیل ہنگو کے لئے حافظ فخر الاسلام مقرر کئے گئے۔

اس اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں بالاتفاق منظور ہوئیں۔

۱۔ افغانستان میں روس کی بڑھتی ہوئی ہوس ملک گیری سے عوام الناس کو خبردار کیا جائے۔

۲۔ بھارت میں مسلمانوں کو حکومت اور ہندو کے ظلم و ستم سے بچانے کے لئے حکومت پاکستان سے التماس کیا جاتا ہے کہ دنیائے اسلام اور اقوام متحدہ میں اس ظلم کی روک تھام کے لئے فوری کارروائی کریں۔ بھارت کے مسلمانوں کے جان و مال کی حفاظت کی ضمانت حاصل کرے اور موجودہ قتل عام کے سدباب کے لئے مؤثر اقدام اٹھایا جائے۔

۳۔ بیت المقدس و دیگر عرب علاقوں سے اسرائیل کے اخراج کے لئے فوری طور پر جہاد کا اعلان کیا جائے۔

۴۔ رویت ہلال کمیٹی صوبہ کی سطح پر قائم کی جائے اور سابقہ کوتاہیوں کا تدارک کیا جائے۔

۵۔ یہ اجلاس حافظ شمس عالم، حاجی محمد ابراہیم پراچہ کی وفات پر رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور ان کی اسلامی خدمات کو سراہتا ہے۔

۶۔ یہ اجلاس مولانا مفتی محمود کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کرتا ہے۔

خیر مقدم: نظام العلماء خانیوال کے رہنما مولانا عبدالکریم نعمانی مدرسہ اشرف المدارس حبیب کوٹ خانیوال میں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور خطابت کے فرائض بھی۔ مولانا کی خانیوال میں آمد کا جماعتی احباب نے زبردست خیر مقدم کیا خصوصاً مولانا محمد منظور الحق احسان، مولانا محمد رمضان، سید آفتاب شاہ صاحب، مولانا شاہ عالم صاحب اور دیگر رہنمایان جمعیۃ نے مولانا کو ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔

اظہار تعزیت

معروف عالم دین اور نظام العلماء ضلع مانسہرہ کے راہنما مولانا غلام نبی اور مولانا افضال الحسینی کے والد مولانا محمد حسین صاحب گذشتہ دنوں طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نظام العلماء کراچی کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالرزاق عزیز۔ مولانا عبدالمتین نعمانی نظام العلماء سندھ کے قائم مقام جناب عمران شاہ صاحب نے مرحوم کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا اور مولانا غلام نبی اور مولانا افضال الحسینی نے اظہار تعزیت کیا اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔

رابطہ کمیٹی کا قیام

گذشتہ دنوں جامعہ قادریہ کماریہ میں ایک اجلاس میں طے پایا کہ تحریک احیائے سنت پاکستان کے نام سے ایک ملک گیر تنظیم قائم کی جائے۔ اس سلسلے میں رابطہ کمیٹی کا قیام عمل میں آچکا ہے جس کے ارکان حسب ذیل ہیں:

مولانا محمد سلیمان طارق۔ سید امیر حسین گیلانی
مولانا امداد الحسن نعمانی، مولانا عبیدالرحمٰن ضیاء
مولانا کرم الٰہی صاحب فاروقی۔ مولانا محمد یوسف عمانی
محمد رفیق جامی۔ ,, محمد امین صفدر
مولانا اللہ بخش خاں رابطہ کمیٹی کے کنوینر کے طور پر مولانا محمد سلیمان طارق کا نام تجویز کیا گیا۔

عید قربان کے بعد تنظیم کے ذمہ دار افراد پاکستان کے چاروں صوبوں کا بھرپور دورہ کریں گے۔

مرکزی دفتر جمعیۃ اصلاح الرسوم

دفتر جمیل کالونی خانیوال روڈ پر قائم ہے جو پابندی سے کھلتا ہے۔ مولانا خلیل الرحمٰن اور مولانا اشرف صاحب پابندی سے دفتر میں موجود رہتے ہیں۔ مولانا حسین احمد نقشبندی چاند کی پہلی جمعرات کو دفتر میں مراقبہ کرتے ہیں۔ چاند کی پانچ تاریخ کو مبلغین کا اجتماع ہوتا ہے جس میں ہارون شاہ صاحب اور دیگر حضرات بھی موجود رہتے ہیں۔

اطلاع عام

مجلس تحفظ حقوق اہلسنت پاکستان کے صدر مولانا دینپوری کی اطلاع کے مطابق مجلس تحفظ حقوق اہلسنت وجماعت پاکستان کی مرکزی شوریٰ کا اجلاس ۱۱ اکتوبر بروز ہفتہ صبح دس بجے مرکزی دفتر بیرون لوہاری گیٹ میں ہونا قرار پایا ہے جس میں ملک بھر سے مرکزی ارکان شوریٰ کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔

احباب مطلع ہوں

کہ میں نے ڈیرہ غازی خاں سے نقل مکانی کر کے ملتان سکونت اختیار کرلی ہے۔ آئندہ دوست ڈیرہ کے بجائے دفتر مرکزیہ کے پتہ پر خط وکتابت کریں۔ گھر کا پتہ حسب ذیل ہے۔

۲۷۔ ٹیپو سلطان کالونی۔ نزد سبزی منڈی۔ ملتان
سید عبدالمجید ندیم، خادم مجلس تحفظ حقوق اہلسنت پاکستان، بیرون لوہاری گیٹ ملتان۔

نئی سائیکلوں کی خریداری اور پرزہ جات کیلئے

حیات سائیکل ورکس میانوالی

کو یاد رکھیں۔

عظیم منصوبہ
وسیع پروگرام
مثالی درسگاہ

مدرسہ اسلامیہ احسن المدارس
خانیوال۔ (رجسٹرڈ)

کشادہ جگہ، صاف ستھرے ماحول اور خوشگوار فضا میں مراحلِ تعمیر سے گذر رہا ہے۔
مقامی اور بیرونی طلباء کثیر تعداد میں زیرِ تعلیم وتربیت ہیں

قرآن حکیم کی حفظ وناظرہ تعلیم کا عمدہ انتظام ہے!

ارباب خیر زکوٰۃ، خیرات، صدقات اور عطیات سے تعاون فرماکر اس عظیم منصوبہ کی تکمیل میں ممد ومعاون ثابت ہوں

بانی ومہتمم اکرام القادری ایڈیٹر ہفت روزہ ترجمان اسلام، لاہور۔
ترسیل زر کا پتہ: قاری محمد غوث مدرس مدرسہ احسن المدارس طارق آباد خانیوال

المشتہر: شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ المسلمین خانیوال

طلباء کی ڈائری — محمد ادریس

۱۰ اکتوبر سے دس روزہ تعارفی مہم کا آغاز کر دیا جائے گا

جمعیۃ طلبہ سلام پاکستان کی مرکزی تنظیمی کمیٹی کے سربراہ ندیم اقبال اعوان نے ۱۹ اکتوبر کے روز تشکیل جمعیۃ طلبہ سلام پاکستان کے سلسلے میں تمام ساتھیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ یوم تاسیس پورے جوش و خروش سے منائیں اور اپنے پروگرام اور مشن کے لئے زبانی دینے کا عہد کریں اور اپنے درخشندہ ماضی پر نظر رکھتے ہوئے مستقبل کے لئے پروگرام مرتب کریں۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ طلبہ سلام کو معرض وجود میں آئے ہوئے گیارہ سال ہو چکے ہیں۔ گیارہ سال میں ہمارا تاریخی کردار روشن مستقبل کی نشاندہی کر رہا ہے۔ آپ ساتھی حوصلے بلند رکھیں۔ حالات سے بے نیاز ہو کر اپنا تعمیری کردار ادا کرتے رہیں — جمعیۃ طلبہ سلام کے اغراض و مقاصد کا بغور مطالعہ کریں اور پھر سوچیں کہ مقاصد کے حصول کی جد و جہد میں کونسے پہلو تشنہ ہیں کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ جمعیۃ کے پروگرام کو سمجھ نہ پائے ہوں یا اگر سمجھے ہوں تو ایسا نہیں جیسا فی الواقع جمعیۃ کا پروگرام ہے۔ واضح رہے جمعیۃ طلبہ سلام کا نصب العین صرف اور صرف علماء حق کی قیادت میں قرآن و سنت کے مطابق اپنی زندگیوں کی تعمیر ہے۔ اور اس کا مقصد غلبہ اسلام کے لئے ہر باطل قوت سے ٹکرانا۔ ہر حال میں حق و صداقت کا علم تھام کے چلنا ہے۔

جمعیۃ طلبہ سلام پاکستان کی تنظیمی کمیٹی کے سیکرٹری ظہیر میر نے کہا ہے کہ ساتھی ۱۰۔ اکتوبر سے جمعیۃ طلبہ سلام کی تعارفی مہم کا آغاز کر دیں۔ دیواریں لکھیں۔ پوسٹر لگائیں کریں اور تعلیمی اداروں میں زیادہ سے زیادہ طلبہ تک اپنی دعوت پہنچائیں — ۱۰۔ اکتوبر سے ۲۰۔ اکتوبر تک کے مختصر سے عرصے میں اپنا پیغام اور دعوت ہر جگہ پہنچائیں بلکہ آپ حضرات دس دن صرف جمعیۃ طلبہ سلام کے کام کے لئے فارغ کر لیں ورنہ جتنا ممکن ہو اپنا وقت فارغ کریں۔ کوئی نہ کوئی کام روزانہ پروگرام کے تحت ضرور کریں اور اپنے پروگرام کی خوب خوب تشہیر کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ تاسیسی اجتماعات کا سلسلہ عید الاضحیٰ کے بعد تک جاری رکھیں۔

جمعیۃ طلبہ سلام کی تنظیمی کمیٹی کے سیکرٹری نے بتایا کہ تعارفی مہم کے سلسلے میں اسٹکرز اشتہارات اور جمعیۃ کی گیارہ سالہ کارکردگی پر مشتمل پمفلٹ آپ مطلوبہ تعداد میں جمعیۃ طلبہ سلام کے مرکزی دفتر ۴/بی شاہ عالم مارکیٹ سے وی پی یا قیمت بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔

پنجاب کے اضلاعی کنونشن اور انتخابات کا شیڈول

جمعیۃ طلبہ سلام پاکستان صوبہ پنجاب کی تنظیمی کمیٹی کے اراکین اور پنجاب بھر کے کنوینر حضرات کا مشترکہ اجلاس شیرانوالہ گیٹ لاہور میں منعقد ہوا جس کی صدارت پنجاب تنظیمی کمیٹی کے چیئرمین خالد محمود ڈوسے نے کی۔ اجلاس میں گزشتہ دورے کی رپورٹ پیش کی گئی اور صوبہ بھر میں معاونت سازی کا جائزہ لیا گیا۔ اور آئندہ کے لئے پروگرام ترتیب دیا گیا۔ تنظیمی کمیٹی کے اجلاس میں کئے گئے فیصلے کے مطابق ۳۱ اکتوبر تک تمام شاخوں کے انتخابات مکمل کروا لئے جائیں گے اور یکم نومبر سے ۱۵ نومبر تک ضلعی انتخابات ہوں گے۔ ہر ضلع میں انتخابات کے موقع پر کنونشنز اور جہاد کانفرنسیں ہوں گی۔ اس سلسلے میں پنجاب بھر کے انتخابات اور کنونشنز کی تاریخوں کا اعلان کر دیا گیا۔

یکم نومبر	ہفتہ	گجرات
۲ "	اتوار	جہلم
۳ "	پیر	راولپنڈی
۴ "	منگل	اٹک
۴ "	منگل	سیالکوٹ
۶ "	جمعرات	قصور
۷ "	جمعہ	شیخوپورہ
۸ "	ہفتہ	گوجرانوالہ
۹ "	اتوار	بہاولنگر
۱۰ "	پیر	بہاولپور
۱۱ "	منگل	رحیم یار خان
۱۱ "	"	سرگودھا

۱۲ نومبر	بدھ	میانوالی
۱۴ "	جمعہ	جھنگ
۱۵ "	ہفتہ	فیصل آباد
۱۶ "	اتوار	وہاڑی
۱۷ "	پیر	ملتان
۱۸ "	منگل	مظفر گڑھ

(نوٹ) : ان کنونشنز میں مرکزی اور صوبائی راہنما شرکت کریں گے اور نامور علماءؒ کو دعوت دی جائے گی۔

متوجہ ہوں

۱۔ جمعیۃ طلبہ اسلام کی ابتدائی شاخوں اور اضلاع کے انتخابات کی رپورٹ ۴ / B شاہ عالم مارکیٹ لاہور کے پتے پر ارسال کریں۔

۲۔ انتخابات کراتے وقت معاونت سازی کی رقوم اور معاونین کی لسٹیں ضرور مرتب کروائیں۔

۳۔ جو شاخ، ضلع یا صوبہ معاونت فیس معاونت فارم شاخوں، اضلاع اور صوبے کے انتخابات پر مشتمل عہدیداران کی فہرست مہیا نہیں کرے گا اس کے انتخابات کالعدم ہوں گے۔ ہر ضلع کو صوبائی انتخابات سے قبل اور ہر صوبے کو مرکزی انتخابات سے قبل مندرجہ بالا ضروری چیزیں مہیا کرنا ہوں گی۔

۴۔ جمعیۃ طلبہ اسلام پاکستان کے دستور کے مطابق لٹریچر کی نشر و اشاعت کے جملہ اختیارات مرکزی صدر کے پاس ہیں۔ لہٰذا کوئی شاخ کوئی ضلع یا صوبہ مرکز کی طرف سے چھپنے والی اشیا شائع نہیں کر سکتا۔ لیٹر ہیڈ۔ پریس ریلیز اور لٹریچر وغیرہ کی اشاعت مرکزی شعبہ ہی کرے گا۔ البتہ شاخوں کو دعوت نامے پروگراموں کے اشتہارات، ٹائم ٹیبل، ٹائٹل حل شدہ پرچے، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے نوٹس۔ سائیکلوسٹائل وغیرہ چیزیں چھپوانے کی اجازت ہے۔ ایسی کوئی چیز جو مرکزی دفتر سے شائع ہوئی ہو یا جس پر لٹریچر کا اطلاق ہوتا ہو نہیں چھاپی جا سکیں گی۔ اگر کوئی ماتحت تنظیم پمفلٹ مضمون شائع کرنا چاہے تو مرکزی صدر سے اجازت ضروری ہوگی۔

منجانب : ندیم اقبال اعوان

خبرنامہ عزمِ نو

جمعیۃ طلبہ اسلام پاکستان کے مرکزی دفتر سے شائع ہونے والا خبرنامہ عزمِ نو ساتھیوں تک پہنچ رہا ہے۔ جن ساتھیوں تک وی پی پہنچے وہ اسے وصول کریں۔ عزمِ نو ہر پندرہ روز بعد آپ تک پہنچ جایا کرے گا۔ خبریں۔ انتخابات اور دیگر پروگراموں کی کاروائیاں مرکزی دفتر کے پتے پر ارسال کریں۔

(ادارہ عزمِ نو)

پیغام القائد

پاکستان میں علماء حق کے قافلہ کے سالار اور ممتاز دینی قائد حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ کا نصیحت آموز پیغام جو انہوں نے یوم تاسیس کے موقع پر طلبہ کے نام دیا ہے وہ آپ حضرات تک پہنچ رہا ہے۔ اسے اپنے تاسیسی اجتماعات میں پڑھ کر سنایا جائے۔ حضرت مفتی صاحب کے علاوہ دیگر قائدین کے پیغام بھی آپ کو ارسال کئے جا رہے ہیں وہ بھی ساتھیوں تک پہنچا دیں۔

صوبہ پنجاب کا عظیم الشان کنونشن

جمعیۃ طلبہ اسلام پاکستان صوبہ پنجاب کا عظیم الشان کنونشن

۴-۵ دسمبر بروز جمعرات۔ جمعہ شیرانوالہ گیٹ لاہور

میں منعقد ہوگا جس میں پنجاب بھر سے طلبہ کثیر تعداد میں شرکت کریں گے۔ اس کنونشن میں جمعیۃ طلبہ اسلام کے مرکزی اور صوبائی راہنماؤں کے علاوہ ملک کے ممتاز سکالر، علماء، اساتذہ اور وکلاء شریک ہوں گے اس موقع پر صوبائی انتخابات بھی ہوں گے۔

بقیہ: دینِ اسلام ...

چلا جائے۔ جس شخص کو آخرت کا یقین ہوتا ہے اور آخرت کی سزا اور جزا پر اس کا ایمان ہوتا ہے وہ ہر نیک کام کو تہہ دل سے بجا لاتا ہے اور ہر برائی سے اجتناب کرتا ہے کیونکہ اسے یقین ہے کہ اگر نیک کام کروں گا تو میں دائمی فرحت حاصل کروں گا۔ اگر برا کام کروں گا تو خود ہی پکڑا جاؤں گا۔ اسی واسطے ہر پیغمبر نے اپنی اپنی امت کو توحید کے ساتھ آخرت کے عقیدے کی بھی تلقین کی اور خدا کی طرف سے آخرت کے متعلق جو کچھ معلوم کیا اپنی اپنی امت کو تبلا دیا تاکہ لوگ آخرت پر ایمان لا کر آخرت کے لیے اچھی طرح تیاری کر لیں اور غفلت میں اپنی عمر برباد نہ کریں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام کے فلسفہ پر عمل کرنے اور سمجھنے کی توفیق بخشے آمین۔

بقیہ: اقوالِ شبیر

نے آپ کو یہ عزت و توفیق عطا کی۔

۳۔ انسانی قدروں کو انسانی فلاح و بہبود کے لئے وقف رکھئے۔

بقیہ: اللہ والوں کی دنیا

ایک لڑکا بھی پیدا ہوا تھا۔ اس بنا پر حضرت عبد الرحمٰن بن حسان رضؓ اور حضرت سیدنا ابراہیم بن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حقیقی خالہ زاد بھائی تھے۔ (اسد الغابہ)

آپ کی والدہ صاحبہ کا نام فریعہ رضؓ بنت خالد تھا جو قبیلہ خزرج سے تھیں۔ آپ کی والدہ اسلام اور بیعت کے شرف سے بھی مشرف ہوئی تھیں۔ سیدنا حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رح نے اپنے مجموعہ کلام "سواطع الالہام" کو کو حضرت حسان رضؓ کے ان دو شعروں سے معنون و انتساب کیا ہے۔ یہ دونوں شعر زبانی یاد کر لیجئے۔ تقریباً آج تک ان کے مقابلے کے شعر نعت سے متعلق کسی سے تخلیق نہیں کئے۔ وھوھٰذا ؎

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِيْ
وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

۱۔ آپ سے زیادہ حسین نہ کبھی میری آنکھ نے دیکھا اور نہ ہی کسی عورت نے جنا

۲۔ آپ جملہ عیوبات سے پاک و صاف گویا اپنے منشا کے مطابق پیدا کئے گئے ہیں

بقیہ: فریضہ دعوت وارشاد

کو اخوۃ کے ایک رشتہ سے منسلک کیا ہے اسی میں عزیزوں اور خصوصاً رشتہ داروں کے حقوق کا تعین کیا گیا ہے۔ برائی پورے معاشرہ کے فساد کا ذریعہ ہے۔ صرف اسلام نے ہی اس فساد کے سدباب کا درس دیا ہے جو کسی دوسرے مذہب میں نہیں اور اسی کا با خلاق مخلص داعی معاشرہ کو مرض جہالت سے نجات دینے کا سبب ہوتا ہے۔

بقیہ: اداریہ

کے متعلق تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ

ہوئے تم دوست جس کے
دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

حالات اس بات کے متقاضی ہیں کہ ایران اپنے پڑوسیوں سے صلح جو رویہ اختیار کرے، اگر بجائے ایرانی حکام اس سلسلے میں عقل و دانش کی بجائے جذبات سے کام لے رہے ہیں۔ ہم اس سلسلے میں یہی مشورہ دیں گے کہ ایران کو درپیش ہر مسئلے کو حل کرنے کے لئے ایرانی ارباب حکومت کم از کم اپنے پڑوسیوں سے "آ بیل مجھے مار" کی صورتحال پیدا کرنے کی بجائے ایران کو ایک طاقتور مسلمان ملک بنانے کے لئے حالات سے سمجھوتہ کریں اور آپس کی غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے دونوں ملک باہم مل بیٹھ کر شط العرب اور آبنائے ہرمز کے قضیے کا کوئی نہ کوئی حل تلاش کریں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ حالات کا تقاضا یہی ہے کہ تمام مسلمان آپس کے اتحاد و اتفاق کو فروغ دیں اور عالم اسلام کے خلاف برسرِ پیکار تمام قوتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہیں۔

ہوزری کی مصنوعات میں
معیاری نام
نورانی ہوزری
بنیان باں۔ سمر لنگ
انڈرلائن۔ انڈرویئر
جرابیں ہر قسم۔ ہر سائز
ہر جگہ دستیاب ہیں۔
پرو پرائٹر: چوہدری محمد اسلم
کالونی، فیصل آباد، فون ۲۵۷۳۲

کھانسی اور گلے کے
جملہ امراض کا زود اثر علاج
سرفالین گولیاں
تیار کردہ
رحیمیہ یونانی لیبارٹری
(رجسٹرڈ) میانوالی